عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۳ | ۴ تا ۱۱؍ ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ مطابق ۸ تا ۱۵؍ اکتوبر ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۳۸

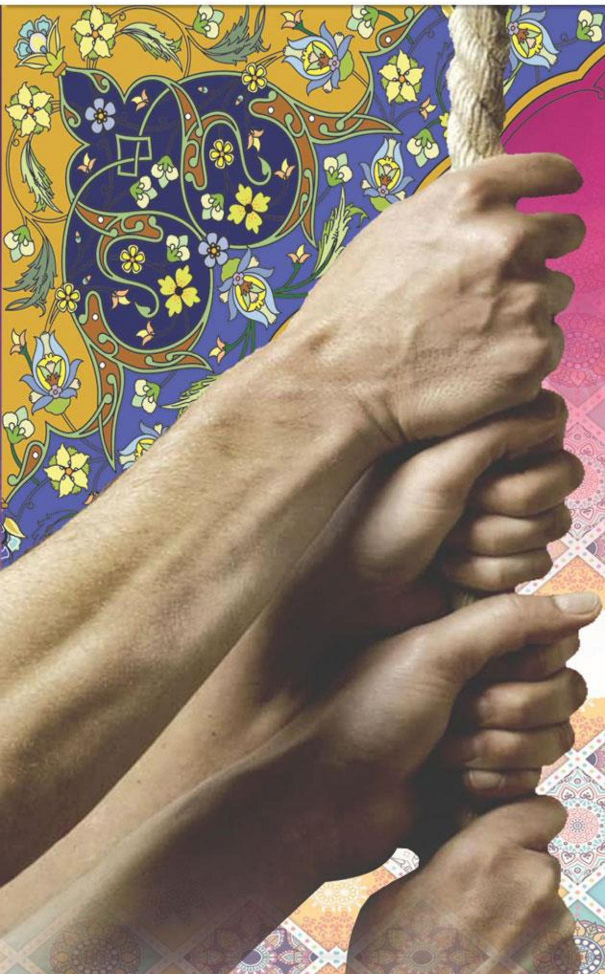

مسلمانوں میں اِتحاد و اِتفاق کی اہمیّت

قتل ناقابلِ معافی گناہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

نمازِ ظہر میں امام کا بلند آواز سے تلاوت کرنا

س:......اگر امام صاحب ظہر کی نماز پڑھا رہے ہوں اور بھول کر اونچی آواز میں تلاوت شروع کردیں پھر یاد آنے پر خاموش ہوجائیں تو کیا سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہوجائے گی یا دوبارہ پڑھنا ہوگی؟

ج:......اگر امام ظہر کی نماز میں تلاوت بالجہر (اونچی آواز میں) کرے تو اس پر سجدۂ سہو لازم آئے گا۔ آخر میں سجدہ سہو کرلینے سے نماز درست ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر امام نے آخر میں سجدۂ سہو نہیں کیا اور سلام پھیر دیا تو اب نماز لوٹانا ہوگی، کیونکہ سجدۂ سہو کرنا واجب تھا۔ اس لئے وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھ لینے سے نماز کامل ہوجائے گی، ورنہ ناقص رہے گی۔

غیر نمازی کا امام کو قرآت کی غلطی بتانا

س:......نماز میں تلاوت کرتے ہوئے امام سے کسی آیت کو پڑھنے میں غلطی ہوجائے یا امام بھول جائے اور مسجد میں موجود شخص جو ابھی نماز میں شامل نہیں ہوا وہ غلطی بتادے اور امام اس پر غلطی صحیح کرلے تو کیا نماز فاسد ہوجائے گی اور دوبارہ پڑھنا ہوگی یا سجدۂ سہو کرلینا کافی ہوگا؟

ج:......نماز پڑھتے ہوئے چاہے امام ہو یا منفرد؛ اگر وہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات تلاوت کرچکا ہو، اس کے بعد وہ بھول جائے یا غلطی کرنے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ تلاوت چھوڑ کر رکوع کرلے، مقتدیوں کو غلطی بتانے پر مجبور نہ کرے۔ اور مقتدیوں کو بھی غلطی بتانے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے، انتظار کرنا چاہیے کہ امام خود ہی غلطی درست کرلے یا رکوع کرلے۔ لیکن ایک شخص جو نماز میں شامل نہیں؛ وہ اگر کسی نماز پڑھنے والے کو غلطی بتائے اور نمازی اس کو سن کر اپنی قرآت کی غلطی درست کرلے تو نماز ٹوٹ جائے گی، کیونکہ یہ تعلیم و تعلم ہے جو نماز سے باہر کا کام ہے۔ اس لئے ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں امام کا غیر نمازی سے لقمہ لینے سے نماز فاسد ہوگی، دوبارہ جماعت کرانا ہوگی۔

”وان فتح غیر المصلی علی المصلی فأخذ بفتحه تفسد صلوته لانه تعلم وهو عمل کثیر۔“ (حلبی کبیر، ص:۴۴۱)

آخری قعدہ میں درود شریف و دعا پڑھنا بھول جانا

س:......ایک شخص آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے، درود شریف اور دعا پڑھنا بھول جائے یا جان بوجھ کر ایسا کرے تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا یا نماز لوٹانا پڑے گی؟

ج:......آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے، درود شریف اور اس کے بعد دعا پڑھنا اگرچہ واجب نہیں، البتہ سنت ضرور ہے، اس لیے انہیں پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی غلطی سے انہیں پڑھے بغیر سلام پھیر دے تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں، نہ ہی نماز لوٹانا ہوگی: ”ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ولا تبطل الصلوٰة بترکها عندنا۔“ (عالمگیری، ص:۶۵، ج:۱) واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، سائیں عبدالمجیب قریشی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۳ ۴ تا ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ مطابق ۸ تا ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۴ء شمارہ: ۳۸

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مرزا قادیانی کے خاندان کا کردار	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
قتل... ناقابلِ معافی گناہ	۷	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
اتحاد و اتفاق کی اہمیت	۱۰	ڈاکٹر منظور عالم
شیخ الحدیث مولانا محمد انور بدخشانی	۱۲	مولانا اعجاز احمد بدرسر
تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء۔ حقائق و واقعات	۱۴	مولانا مفتی خالد محمود
مشاہدات و تاثرات	۱۸	ادارہ
خبروں پر ایک نظر	۲۱	ادارہ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمہ اللہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

قسط:۹۶ فصل:... ۲ ہجری کے واقعات

۶۴:..... **خنیس بن حذافہ کا انتقال:**.....اسی سال غزوۂ بدر سے واپسی پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے تو خنیس بن حذافہ بن قیس القرشی السہمی کا انتقال ہوا، یہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر تھے، جنگِ بدر میں زخمی ہوگئے تھے جس سے جانبر نہ ہوسکے، بعض نے ان کی وفات غزوۂ اُحد کے بعد بتائی ہے، مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔

۶۵:..... **سجدۂ شکر:**.....اسی سال جب غزوۂ بدر سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مؤمنین کی فتح ونصرت کی بشارت ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کی حمد وشکر بجالائے اور شکرانہ کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

۶۶:.....اسی سال غزوۂ بدر سے فراغت کے بعد آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے غزوۂ بدر کے کافر قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا کرنے کا مشورہ فرمایا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فدیہ لینے کا مشورہ دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے عرض کیا: ان سے فدیہ نہ لیجئے بلکہ انہیں قتل کیجئے تاکہ زمین ان دُشمنانِ خداوند سے پاک ہوجائے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فدیہ لینے کا فیصلہ فرمایا، اس پر حق تعالیٰ کی جانب سے عتاب ہوا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں وحی نازل فرمائی، مندرجہ ذیل آیت اسی موقع پر نازل ہوئی:

"لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ" (الانفال:۶۸)

ترجمہ:....."اگر خدائے تعالیٰ کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہوچکتا تو جو امر تم نے اختیار کیا ہے اس کے بارے میں تم پر کوئی بڑی سزا واقع ہوتی۔"

(بیان القرآن)

۶۷:..... **ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی ولادت:**.....اسی سال ثابت بن ضحاک بن خلیفہ الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، ان کی عمر وصالِ نبوی کے وقت آٹھ سال تھی، جیسا کہ ابنِ اثیرؒ نے "اُسد الغابہ" میں لکھا ہے۔

۶۸:..... **غزوۂ بدر میں مبارزت:**.....اسی سال غزوۂ بدر میں یہ واقعہ ہوا کہ تین مسلمان یعنی حضرت حمزہ بن عبدالمطلب، علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم تین مشرکین یعنی عتبہ وشیبہ پسرانِ ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے مقابلے میں نکلے، چنانچہ حضرت حمزہؓ نے شیبہ کو، اور حضرت علیؓ نے ولید کو قتل کرڈالا، بعدازاں دونوں حضرات عبیدہؓ کی مدد کو آگے بڑھے اور عتبہ کو واصل بہ جہنم کیا، انہی چھ اشخاص کے بارے میں مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی:

"هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ" (الحج:۱۹)

ترجمہ:....."یہ دو فریق ہیں جنھوں نے دربارا اپنے ربّ کے اختلاف کیا، سو جو لوگ کافر تھے ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے۔"

(بیان القرآن)

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

مرزا قادیانی کے خاندان کا کردار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

مرزائیت کسی مذہب کا نام نہیں، بلکہ اسلام کے خلاف بغاوت اور اس کے ایک ایک رکن اور ایک ایک تصور کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ انگریز نے ہندوستان میں اپنے اقتدار کے تحفظ اور اسلام کے خاتمے کے لیے مرزائیت کو جنم دیا، پھر اس کی آبیاری اور پرورش کی خاطر ہر طرح کی اعانت وسرپرستی کی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اور مرزے کا چچا غلام محی الدین سکھوں اور انگریز کی فوج سے مل کر مسلمانوں کی جان، مال اور عزت وآبرو کو برباد اور مسلمانوں کو تلوار کے گھاٹ اتارتے رہے ہیں، حتیٰ کہ اس زمانے میں حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ جنہوں نے سکھوں کے ظلم وستم کے خلاف علَم جہاد بلند کیا تھا؛ ان کے خلاف سازشوں میں یہ گروہ بھی پیش پیش رہا۔ بالآخر انہوں نے حضرت شاہ اسماعیلؒ کو شہید کر کے دم لیا۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود اپنی کتاب ''سیرۃ المہدی'' میں فخریہ انداز میں لکھتا ہے:

''....اس کی وفات پر رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھ مل کی تمام جاگیر پر قابض ہو گیا تھا غلام مرتضیٰ کو واپس قادیان بلالیا اور اس کی جدی جاگیر کا ایک بہت بڑا حصہ اسے واپس دے دیا، اس پر غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں داخل ہوا اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر (مسلمانوں کے خلاف) قابل قدر خدمات انجام دیں....''

''....اور ۱۸۴۲ء میں ایک پاپیادہ فوج کا کمیدان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا، ہزارہ مفسدہ میں اس نے کارہائے نمایاں کیے اور جب ۱۹۴۸ء کی بغاوت ہوئی تو یہ اپنی سرکار (سکھوں) کا نمک حلال رہا اور اس کی طرف سے (مسلمانوں کے خلاف) لڑا، اس موقع پر اس کے بھائی غلام محی الدین نے بھی اچھی خدمات کیں...''

''....اس خاندان نے غدر ۱۸۵۷ء کے دوران بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کیے اور اس کا بیٹا غلام قادر جنرل نکسن صاحب بہادر کی فوج میں اس وقت تھا...''

''...صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا ہے: ۱۸۵۷ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا۔'' (سیرۃ المہدی، ص:۶ تا ۸، مصنفہ: مرزا بشیر الدین محمود)

مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کا مسلمانوں کے خلاف جو کردار رہا؛ وہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، اب خود مرزا کا کردار ملاحظہ فرمایئے:

''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا ہے، اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار

اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔‘‘

’’... سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں، ہماری طرف سے امن اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے...‘‘ (تبلیغ رسالت، ج:۹،ص:۴۷)

’’... میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔‘‘

(تریاق القلوب، ص:۲۷، ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، ج:۵، ص:۱۵۵، ۱۵۶)

جھوٹے مدّعیٔ نبوت مرزا قادیانی کے بعد اس کا بیٹا نام نہاد خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے:

’’... اب زمانہ بدل گیا ہے، دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا، اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا، مگر اب مسیح اس لیے کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتارے۔‘‘ (عرفانِ الٰہی، ص:۹۴)

’’خدا تعالیٰ نے آپ (مرزا غلام احمد) کا نام عیسیٰ رکھا ہے تا کہ پہلے عیسیٰ کو تو یہودیوں نے سولی پر لٹکایا تھا مگر آپ زمانہ کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائیں۔‘‘ (تقدیر الٰہی، ص:۲۹)

ملک کے ان نازک حالات کے تناظر میں حکام، عوام اور افواجِ پاکستان چوکنا رہیں کہ ہوس زر، مال و دولت کی بھوک مٹانے اور اپنے خلیفہ کے اکھنڈ بھارت کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی غرض سے قادیانی اپنے بڑوں کی پرانی روش اور دین دشمنی کی بنا پر مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف دشمن کے ایجنٹ کا کردار ادا کرنے سے باز نہیں آئیں گے، اس لیے انگریز کے خود کاشتہ پودے کی ذرّیت، اس کی روحانی و نسبی اولاد اور غیر مسلموں کے پرانے وفاداروں کی کڑی نگرانی کی جائے۔

پاکستان کے حکمران، قادیانیت سے ناواقف مسلمان عوام اور عصری درس گاہوں کے تعلیم یافتہ نوجوان جو قادیانیوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر ان کے مصنوعی کارناموں کو بنظرِ استحسان دیکھنا شروع کر دیتے ہیں؛ وہ ان کے عقائد، ان کی عبارات اور ان کے عزائم و کردار کو بار بار پڑھیں، قادیانیوں کے ناپاک عزائم کو سمجھیں اور ان کی چالوں سے بچنے کی تدابیر اختیار کریں۔

امت مسلمہ کا یہ دیرینہ مطالبہ رہا ہے کہ جن کلیدی عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں، خصوصاً فوج میں؛ ان کو فوری طور پر برطرف کر کے ان کی جگہ صاحب ایمان، باکردار اور جذبۂ جہاد سے سرشار مسلمانوں کو تعینات کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دشمن کی چالوں کو سمجھنے اور ان سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، اللہ پاک ہمارا حامی و ناصر ہو، آمین۔

وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمّد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

قتل.....ناقابل معافی گناہ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

اسلام کی نگاہ میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک اور کفر ہے، اس کی سزا ہمیشہ کے لئے دوزخ ہے، جو شخص کفر کی حالت میں دنیا سے چلا جائے، اس پر جنت کے دروازے بند ہیں اور ہمیشہ کے لئے آتشیں دوزخ کی آغوش اس کی رفیق رہے گی، کفر کے بعد ایک ہی عمل ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ اس کا مرتکب ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اس پر اللہ کا غضب ہوتا رہے گا اور اللہ کی لعنت برستی رہے گی ، کتنا گھبرا دینے اور تڑپا دینے والا ہے یہ ارشاد ربانی:

”وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا۔“

(نساء:۹۳)

ترجمہ:”جو جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کر دے، اس کا بدلہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بھیانک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

کتنی لرزہ براندام کر دینے والی ہے یہ آیت، لیکن اس شخص کے لئے جس کے دل میں خوفِ خداوندی کا کوئی گوشہ موجود ہو، جس کی آنکھ کبھی کبھی سہی، اللہ کے خوف سے نم ہونا جانتی ہو، جس کا دل آخرت کے تصور سے لمحہ دو لمحہ سہی ، لرزنے سے آشنا ہو، جو آخرت کی وسعتوں پر یقین رکھتا ہو، جس کا جنت کی نعمتوں اور دوزخ کی ہولناکیوں پر ایمان ہو اور جس کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل ہو۔ جن سینوں میں دل کے بجائے پتھر کی سِل رکھی ہوئی ہو اور جن قلوب میں محبت کی شبنم کے بجائے نفرت اور ظلم و جور کی بھٹیاں سلگ رہی ہوں، ان کے بارے میں کیوں کر سوچا جاسکتا ہے کہ خالقِ کائنات کا یہ ارشاد بھی ان کو تڑپا سکے گا اور خدا اور رسول کی بات بھی ان کے دلوں پر دستک دے سکے گی؟

آہ! کس قلم سے لکھا جائے اور کس زبان سے بولا جائے کہ ہمارے شہر میں ابھی دو ہفتہ کے مختصر عرصہ میں ایک درجن سے زیادہ مسلمانوں کا بے دردانہ قتل ہو چکا ہے، کن کے ہاتھوں؟ کیا کسی غیر مسلم کے ہاتھ؟ کیا کسی دشمن اسلام کے ذریعہ؟ نہیں، حیرت کے کانوں سے سنئے کہ ایک کلمہ گو نے دوسرے کلمہ گو کو ناحق قتل کیا ہے، ایک مسلمان کی تشنہ تلوار نے ایک مسلمان ہی کے لہو سے اپنی پیاس بجھائی ہے، سستے داموں خدا کا غضب خرید کیا ہے، اپنے گلے کو لعنتِ خداوندی کے طوق سے آراستہ کیا ہے اور ابدی دوزخ حاصل کی ہے، اس بے حسی پر آنکھیں جس قدر آنسو بہائیں، دل جتنا تڑپے اور روئے کم ہے۔ ہائے! یہ اس اُمت کا حال ہے جس کو آخر دم تک اس کے نبی کریم ﷺ نے مسلمان کے خون کی حرمت بتائی تھی اور ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت و آبرو سے ہاتھ رنگنے کو منع فرمایا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرما دیں گے، سوائے اس کے کہ کوئی شخص شرک کی حالت میں مرے یا کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔

(ابوداؤد، حدیث نمبر:۴۲۷۰)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کو قتل کیا اللہ تعالیٰ نہ اس کی کوئی فرض نماز قبول فرمائیں گے اور نہ نفل: ”لم یقبل اللہ منہ صرفا و لا عدلا۔“ (ابوداؤد، کتاب الفتن، باب فی تعظیم قتل المؤمن، حدیث نمبر:۴۲۷۰)

اور کیوں نہ ہو کہ مومن کا قتل اللہ کے نزدیک دنیا کے ختم ہو جانے سے بڑھ کر ہے: ”قتل المومن اعظم عند اللہ من زوال الدنیا۔“ (نسائی، حدیث نمبر:۳۹۹۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمام اہل زمین اور اہل آسمان بھی ایک مسلمان کی موت میں شریک ہوں، تو اللہ ان سب کو جہنم میں اوندھے منھ ڈال دے گا۔ (ترمذی، حدیث نمبر:۱۳۹۸)

اس سے اندازہ کیجئے کہ مومن کے خون کی کیا حرمت اور عظمت ہے اور کسی مسلمان کا جان لینا کیسی لعنت اور غضبِ الٰہی کو دعوت دینا ہے! اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن برابر دین کے معاملہ میں وسعت و گنجائش میں رہتا ہے، جب تک کہ کسی خونِ حرام کا مرتکب نہ ہو۔ (بخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالیٰ: ومن یقتل مؤمنا متعمدا الخ، حدیث نمبر:۶۸۶۲)

جیسے قتل کرنا گناہ ہے، اسی طرح قتل میں تعاون بھی گناہ ہے؛ بلکہ اگر کسی شخص نے دوسرے کو قتل پر اُکسایا ہو تو اس کا گناہ اصل قاتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قاتل اور قتل کا حکم دینے والے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جہنم کے ستر حصے کئے جائیں گے جس میں اُنہتر (۶۹) حصہ قتل کا حکم دینے والے کے لئے ہوگا اور ایک حصہ خود اس قاتل کے لئے اور یہ ایک حصہ بھی اس کے لئے بہت کافی ہوگا: ''وللقاتل جزء وحسبہ۔'' (مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۳۰۶۶ عن مرثد بن عبداللہؓ)

نہ صرف یہ کہ قتل پر اُکسانا اور اُبھارنا بہت بڑا گناہ ہے؛ بلکہ مقتول کو بچانے کی کوشش نہ کرنا اور پہلوتہی سے کام لینا بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق بنا دیتا ہے؛ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں کسی شخص کا ظلماً قتل ہو، وہاں تم کھڑے نہ ہو، وہاں موجود رہنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہوتی ہے کہ انھوں نے اسے بچایا کیوں نہیں؟ اور جہاں کسی شخص کو ظلماً زدوکوب کیا جارہا ہو، وہاں بھی نہ ٹھہرو؛ کیوں کہ حاضرین پر بھی اللہ کی لعنت ہوگی کہ انھوں نے مدافعت کیوں نہیں کی۔ (الطبرانی فی الکبیر، باب العین، حدیث نمبر: ۱۱۶۷۵، ۱۱/۲۶۰)

اصل یہ ہے کہ کسی شخص کو قتل کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اس کے ذہن میں انسانی خون اور انسانی زندگی کا احترام نہیں، اور یہ بہت ہی خطرناک بات ہے؛ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ایک نفس انسانی کا قتل پوری انسانیت کو قتل کرنے اور ایک انسان کو بچانا پوری انسانیت کو بچانے کے مترادف ہے:

''مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔'' (المائدۃ:۳۲)

اس جرم کے شدید ہونے کی وجہ ظاہر ہے، زندگی اللہ کی امانت ہے، جان دینا اور جان لینا اللہ ہی کا حق ہے، قاتل گویا اللہ کا حق اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے، اس سے بڑھ کر سرکشی اور کیا ہوگی؟ پھر خود مقتول کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی ہے، ایک تو قتل کی تکلیف سے بڑھ کر کسی اور تکلیف کا تصور نہیں کیا جاسکتا، دوسرے: قاتل اسے ایسی نعمت سے محروم کرتا ہے، جس کی واپسی ممکن نہیں اور جس کا بدل ناقابل حصول ہے، یہ تو خود قاتل کا معاملہ ہے، پھر غور کیجئے کہ ہر انسان کے ساتھ کتنے ہی حقوق متعلق ہیں، معصوم بچوں اور بچیوں کی تربیت اس کے ذمہ تھی، جوان بہنوں کی شادی کا وہی ذمہ دار تھا، بوڑھے ماں باپ کی کفالت اسی کے سر تھی، بیوی کا سہاگ اس کے دم سے قائم تھا، خاندان کی کتنی ہی آرزوئیں اور تمنائیں اس سے متعلق تھیں اور سماج کی کتنی ہی اُمیدیں اور توقعات اس سے وابستہ تھیں، بظاہر یہ ایک جان کا قتل ہے؛ لیکن درحقیقت وہ کتنی ہی تمناؤں، حسرتوں، اُمیدوں اور آرزوؤں کا قاتل ہے، اس نے ایک بے قصور عورت کو بیوہ کیا، معصوم بچوں کو یتیم اور بے سہارا بنایا، بوڑھے ماں باپ سے ان کا عصائے پیری چھین لیا ہے اور چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کی اُمیدوں کے محل کو خاکستر کر کے رکھ دیا ہے؛ اِس لئے یقیناً اس نے ایک شخص کا نہیں؛ بلکہ ایک خاندان کا، ایک کنبہ کا اور انسانیت کا قتل کیا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انتقام کا قانون رکھا ہے کہ یا تو خود قاتل کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے۔ (البقرۃ:۱۷۸)

اگر مقتول کے اولیاء رضامند ہو جائیں تو ان کو دیت ادا کی جائے، جو سو اونٹ یا اس کی قیمت ہے، احادیث میں اس کی تفصیل موجود ہے، مقصد اس دیت کا یہی ہے کہ ایک شخص کے قتل کی وجہ سے مقتول کے خاندان کو جو نقصان پہنچا ہے، وقتی طور پر سہی، کچھ تو اس کی اشک شوئی ہو جائے اور ہنگامی مدد تو اسے مل جائے، یہ خون بہا اس وقت بھی واجب ہے، جب کسی شخص کو دھوکے میں قتل کردے۔ (النساء:۹۲)

اور اس غلطی کی صورت میں صرف دیت ہی کافی نہیں؛ بلکہ کفارہ بھی واجب ہے کہ مسلسل دو ماہ روزے رکھے جائیں۔ (النساء:۹۲)

اگر جان بوجھ کر قتل کیا ہو تو اس کے لئے کوئی کفارہ متعین نہیں کیا گیا، زندگی بھر توبہ و استغفار کرتا رہے؛ کیوں کہ یہ اتنا بڑا جرم اور اتنا شدید گناہ ہے کہ کوئی عمل اس کا کفارہ بن نہیں سکتا، یہ کفارہ اسی لئے ہے کہ حقوق اللہ میں جو دست درازی ہوئی ہے، اس کی کچھ تلافی ہو جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ یہ کون سا مہینا ہے؟ اور یہ کون سی جگہ ہے؟ پھر فرمایا کہ یہ حرام مہینا، حرام دن اور حرام سرزمین یعنی حدودِ حرم کا علاقہ ہے، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی جان و مال اور عزت و آبرو اس سے بھی زیادہ قابل حرمت ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی: رب مبلغ أوعیٰ من سامع، حدیث نمبر:۶۷) اگر اس پیغمبر رحمت کی اُمت مسلمانوں کے؛ بلکہ انسانوں کے خون کی اہمیت وحرمت کو نہ سمجھ سکے اور اس کے ہاتھ ایک دوسرے کے خون سے رنگین ہوں تو اس سے بڑھ کر بھی قابل افسوس، لائق حیرت اور تعجب انگیز کون سی بات ہوگی! ☆☆☆

علامہ احمد سعید اعوان، حافظ آباد

مولانا محمد الطافؒ مملکت خداداد پاکستان کے نامور عالم دین تھے۔ آپ نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں دورۂ حدیث شریف کیا اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی جیسی عظیم شخصیات سے علوم نبویہ کی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۶۱ء میں حافظ آباد جامع مسجد قدیم ونیکے روڈ حافظ آباد کے خطیب و امام مقرر ہوئے، نیز آپ نے جامع مسجد قدیم کے قریب مدرسہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کی زندگی میں موقوف علیہ تک تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہا۔

آپ نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ختم نبوت کی تحریک ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء، تحریک نظامِ مصطفیٰ ۱۹۷۷ء، تحریک بحالیٔ جمہوریت سمیت تمام تحریکوں میں مردانہ وار حصہ لیا۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند علامہ احمد سعید اعوانؒ آپ کے جانشین مقرر ہوئے، علامہ احمد سعید بیک وقت جمعیت علماء اسلام کے امیر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے سرپرست تھے۔ آپ نے اپنے والد محترم جو آپ کے استاذ بھی تھے، سے کریما نام حق سے بخاری شریف تک تمام کتابیں خود پڑھیں۔ گویا آپ نے اپنے فرزند ارجمند کو اپنی جانشینی کے لئے تیار کیا۔ چنانچہ علامہ احمد سعید نے اپنے والد محترم کی موجودگی میں تمام تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ مولانا محمد الطافؒ نے اپنی زندگی میں مدرسہ اشرفیہ کی مملوکہ دکانوں میں ایک دکان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دفتر کے لئے دی ہوئی تھی جس میں ہمارے جانباز، بہادر، دبنگ ساتھی حافظ عبدالوہاب جالندھریؒ نے دفتر ختم نبوت قائم کیا ہوا تھا۔ مولانا محمد الطافؒ کی نگرانی وسرپرستی میں حافظ عبدالوہاب اور علامہ احمد سعید نے حافظ آباد ضلع میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کئے رکھا۔ مدرسہ اشرفیہ ہماری تحریک ختم نبوت کا مرکز رہا اور اب بھی ہے۔ کورس کے دنوں میں سالہا سال سے راقم ایک جمعہ حافظ آباد میں حاضر ہوتا ہے۔ مولانا محمد الطافؒ اور ان کے بعد علامہ صاحب، راقم کے بیان کے بعد راقم کے بیان کی دونوں باپ بیٹا بھرپور تائید فرماتے رہے۔ ان کی یادیں راقم کو تاحیات نہیں بھولیں گی۔

دونوں حضرت کا اصلاحی تعلق خانقاہ سراجیہ سے تھا۔ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ ان کی دعوت پر بارہا تشریف لائے، اور ان کے دینی کاموں کی سرپرستی فرمائی۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے یہ تعلق۔ سرپرستی برقرار رکھا۔

علامہ احمد سعید اعوان نے ’’الولد سر لابیہ‘‘ کے مصداق جامعہ اشرفیہ، جامع مسجد قدیم کا اہتمام، امامت وخطابت کو بہت ہی جرأت مندی و بہادری سے سنبھالے رکھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ و حافظ آباد کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی سلمہ نے اطلاع دی کہ علامہ احمد سعید اعوانؒ ۷ راگست ۲۰۲۴ء کو مالک حقیقی سے جاملے، ان کی نماز جنازہ ان کے مرشدو مرشدزادہ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ جس میں حافظ آباد و مضافات کے سیکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی اور انہیں جامعہ اشرفیہ کے سامنے مشرق کی طرف واقع قبرستان ونیکی روڈ میں رحمت حق کے سپرد کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ وعافہ وبرد مضجعہ، آمین۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت

ڈاکٹر منظور عالم

اسلام ایک جامع دین ہے جو انسانیت کے ہر پہلو کو محیط ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی نجی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ اجتماعی زندگی کے لیے بھی جامع اصول اور ضوابط وضع کرتا ہے اور ہر شعبہ ہائے زندگی میں انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی کے اصول طے کرتا ہے۔ ترقی، کامیابی اور سربلندی کے لئے اتحاد ضروری ہے، مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کی اہمیت اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے، اور یہ مسلمانوں کی کامیابی اور سربلندی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں متحد رہنے کا حکم دیا ہے۔ سورہ آل عمران میں ارشاد فرمایا: ''واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا'' (اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں فرقہ بندی نہ کرو)۔

اس آیت میں واضح طور پر مسلمانوں کو آپس میں اختلافات سے بچنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن آپس میں ایک عمارت کی طرح ہیں، جس کے مختلف حصے ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔''

جب مسلمان متحد ہوتے ہیں تو ان کی اجتماعی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ مشکلات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور ان کی بات دنیا میں وزن رکھتی ہے۔ اتحاد و اتفاق کے نتیجے میں معاشرے میں امن و استحکام پیدا ہوتا ہے۔ فرقہ واریت اور انتشار کی وجہ سے ہونے والے نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔ اسلام کا پیغام پوری دنیا تک پہنچانا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ جب مسلمان متحد ہوں گے تو وہ اس ذمہ داری کو بہتر طریقے سے ادا کر سکیں گے۔ اتحاد و اتفاق کے باعث مسلمان معاشی طور پر بھی مستحکم ہو سکتے ہیں۔ باہمی تعاون اور مشترکہ منصوبوں کے ذریعے وہ اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

مسلمانوں میں انتشار اور فرقہ واریت کے باعث نہ صرف ان کی اجتماعی قوت کمزور ہو جاتی ہے بلکہ اس کا فائدہ ان کے دشمن اٹھاتے ہیں۔ فرقہ واریت کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان لڑائی جھگڑے، نفرت اور بغض و حسد پیدا ہوتا ہے جو کہ امت مسلمہ کے لیے تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ آج کے دور میں جہاں اسلام اور مسلمانوں کو مختلف چیلنجوں کا سامنا ہے، اتحاد کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ہمیں اپنے اختلافات کو بھلا کر مشترکہ مقاصد کے لیے مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

قرآن و سنت کی تعلیمات اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں متحد رہنا چاہیے تاکہ وہ دنیا میں سر بلند ہو سکیں اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔ فرقہ واریت اور اختلافات کو دور کر کے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیے تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی اور نرم دلی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے، جب اس جسم کا کوئی حصہ بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے اور اس کی ساری رات بیداری اور بخار میں گزرتی ہے۔'' (صحیح بخاری:6011)

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً مومن آپس میں مضبوط بنیاد کی طرح ہیں، وہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر مضبوط ہوتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا۔'' (صحیح بخاری:481)

مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے میں ایک بنیاد کی طرح ہیں، یعنی

مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑ کر رہنا چاہیے جس طرح ایک بنیاد اور دیوار کی اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک مسلمان، دوسرے مسلمان سے مل کر ہی سیسہ پلائی دیوار بنتا ہے۔ نیکی اور خیر کے کاموں میں باہمی اتحاد اور باہمی اشتراک ایک اہم دینی، اخلاقی اور انسانی فریضہ ہے۔ اگر ایک مومن دوسرے مومن کو اپنی قوت نہ سمجھے اور اسے ضائع ہونے کے لئے چھوڑ دے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود اپنی کمزوری کا سامان کر رہا ہے۔

انسانی اعضاء کی ایک جسم کے لئے اہمیت و افادیت آشکار ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنا کام صحیح طریقہ سے نہ کر پائے تو انسانی وجود مع معاشرتی زندگی کس قدر مجبور اور بے بس ہو جاتا ہے۔ اگرچہ انسانی وجود کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر عضو کا اپنا الگ الگ کام ہے پھر بھی ان میں کامل ہم آہنگی اور اتحاد پایا جاتا ہے۔ اگر وجود کا یہ باہمی اتحاد نہ ہوتا تو انسانی زندگی کا تصور محال تھا، مثلاً دانت میں درد ہو تو درد کے لئے پاؤں چل کر جاتے ہیں، آنکھیں آنسو بہاتی ہے، زبان اسے بیان کرتی ہے، دل و دماغ اسے محسوس کرتے ہیں، ہاتھ دوا پلانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اگر ان اعضاء میں یہ مقابلہ آرائی شروع ہو جائے کہ کون قیمتی، کون اعلیٰ و افضل، اس کو تکلیف ہے، مجھے نہیں۔ تو واضح بات ہے کہ پورے جسم میں خرابی اور بے چینی پیدا ہو جائے گا۔

ایمان ایک قلبی محبت کی طاقت کا نام ہے، اگر انسان کے دل میں ایمان ہے تو وہ لازماً دوسرے کی طرف روحانی لگاؤ رکھتا ہے۔ نبی کریم کی واضح تعلیمات میں سے یہ ہے کہ بھائی بھائی بن کر رہو۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاؤ، ایک دوسرے سے بغض و کینہ نہ رکھا کرو، آپس میں بے تعلق اور منہ پھیر کر نہ رہو، سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، بھائی بھائی بن کر رہو اور مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، نہ اسے ذلیل و حقیر سمجھتا ہے، نہ اسے بے سہارا چھوڑتا ہے۔ دیکھو! تقویٰ کی جگہ یہ ہے، آپ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے تین بار یہ بات فرمائی۔

پھر فرمایا: ”آدمی کے بُرا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔“

اتحاد و اتفاق کو فروغ دینے اور معاشرہ میں نفرت، اختلاف اور انتشار کو ختم کرنے کے لئے ان چار نکات پر عمل کرنا اور اسے نافذ کرنا بھی ضروری ہے، جن میں پہلے نمبر پر یہ بات شامل ہے کہ آپسی معاملات میں اگر کوئی شکایت ہے، کسی سے کوئی تکلیف ہے تو ہم فوراً ایکشن نہ لیں، بلکہ سوچیں، سمجھیں، غور کریں، معاملات کی تہہ تک جائیں۔ دوسرا طریقہ کار معافی اور عفو و درگزر کا ہے، اگر کسی سے کوئی شکایت ہے، کسی سے اختلاف ہو گیا ہے تو اس کو طول دینے کے بجائے معاف کر دینا چاہیے۔ عفو و درگزر کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عفو و درگزر سے کام لیا ہے اور یہی سیرت نبوی ہے۔ تیسرا نکتہ یہ ہے کہ مستقبل پر نگاہ رہنی چاہیے، حال کے تنازع کو ختم کر کے فوراً مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہیے، رشتہ کو خوشگوار کر لینا چاہیے، آپسی چپقلش کو ماضی میں چھوڑ کر بہتر مستقبل کی تعمیر کے لئے جدوجہد شروع کر دینی چاہیے۔ چوتھا نکتہ منصوبہ بندی کا ہے۔ ہمیں مستقبل کی تعمیر کے لئے، قوم کی ترقی اور بھلائی کے لئے مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہیے، غور و فکر کرنا چاہیے۔ یہ چاروں نکات اتحاد و اتفاق کے فروغ اور اختلاف و انتشار کے خاتمہ میں اہم کردار ثابت ہوں گے۔

بہر حال! موجودہ حالات اور عصر حاضر میں جس طرح دنیا بھر کے مسلمانوں کو مختلف چیلنجوں اور مسائل کا سامنا ہے، اس کے پیش نظر دنیا بھر کے مسلمانوں کو آپسی معاملات باہمی اتحاد و یگانگت سے حل کرنے چاہیے اور دشمن کا مقابلہ بھی امت کے اتحاد سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

☆☆ .... ☆☆

ملفوظ حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

”میں چاہتا ہوں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایسی جماعت بن جائے جو سب کچھ کرے اور لوگوں کو کچھ نہ بتائے۔ جو کام کرو؛ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرو۔...... جو کچھ کر سکتے ہو؛ کرتے جاؤ۔ اللہ پر بھروسا رکھو! اللہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑے گا، دنیا کے قلوب تمہاری طرف متوجہ فرما دے گا، لوگ تمہاری طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے۔“

(ہفت روزہ لولاک۔ لائل پور۔ ج:12، ش:45، ۲۱ صفر ۱۳۹۶ھ/22 فروری 1976ء)

انتخاب: ابوالحسین محمد قاسم

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اعجاز احمد، بدرسر

استاذ العلماء، شیخ المنقولات والمعقولات، شیخ التفسیر، شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی حضرت مولانا محمد انور بدخشانیؒ کے انتقال پر پیارے آقا، محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ وٰالہٖ وسلَّم کی یہ حدیث یاد آگئی:

’’اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ العِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهُ مِنَ العِبَادِ، وَلٰكِنْ یَقْبِضُ العِلْمَ بِقَبْضِ العُلَمَاءِ، حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا۔‘‘

یعنی اللہ پاک علم کو بندوں (کے سینوں) سے کھینچ کر نہ اٹھائے گا بلکہ علماء کی وفات سے علم اٹھائے گا، حتّٰی کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا، لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، جن سے مسائل پوچھے جائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔

استاذ محترم کا نام تو زمانہ طالب علمی سے سنتے آرہے تھے، زیادہ واقفیت جامعہ بنوریہ میں توضیح تلویح کے ختم پر استاذ مولا بخش صاحب کی لسان مبارک سے اپنے محبوب استاذ شیخ الحدیث مولانا انور بدخشانی صاحب کے لئے رقت انگیز دعا کرانے سے ہوئی، خود مولا بخش صاحب بہت بڑے عالم تھے، جن کے بارے میں مفتی نعیم صاحب نے ایک تقریب میں فرمایا کہ مولا بخش ہے تو میرا شاگرد لیکن بسا اوقات شاگرد استاذ سے آگے نکل جاتا ہے، استاذ محترم مولا بخش کی شیخ انور بدخشانی کے لئے رقت انگیز دعا کے اس عجیب منظر سے استاذ محترم انور بدخشانی صاحب کی عقیدت قلب میں مزید بڑھتی چلی گئی۔

ایک دن کتابیں خریدنے کے لیے بنوری ٹاؤن جانا ہوا۔ اسلامی کتب خانہ کے سامنے پہلی دفعہ نگاہوں کو ان باکمال شخصیت کا دیدار نصیب ہوا۔ استاذ محترم کی قریب سے زیارت کی تو سرخ وسفید چہرہ، نکلتا ہوا قد، سفید پگڑی پہنے یوں لگا کہ بشکل انسانی فرشتے سے ملاقات ہوئی ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ کتب خانہ کے باہر چلتے پھرتے کتب خانہ کی زیارت ہوئی۔

استاذ محترم مولانا انور بدخشانی صاحب خوبیوں کے بحر بے کنار، چلتا پھرتا کتب خانہ، قرآن وحدیث سے مسائل کے استنباط اور تمام علوم پر مہارت تامہ رکھنے والی ایک عبقری شخصیت تھے، جن سے صحیح بخاری پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ صحیح بخاری کے تو گویا حافظ تھے، اس کے تراجم الابواب پر ایسا عبور کہ آپ اپنی مثال آپ ٹھہرے۔ حدیث کے فقروں سے برمحل استدلال کرتے اور استدلالات بخاری پر گہری نظر رکھتے تھے۔ حدیث کے الفاظ کے صحیح تلفظ پر تو استاد جی کا کمال دیکھنے اور سننے سے تعلق رکھتا تھا۔ بلکہ ہر عبارت اور ہر کتاب کے متعلق اپنی جاندار رائے اور اس کے محتویات پر جامع مانع مختصر و دلچسپ تبصرے، علمی نایاب نکات، مضبوط نقد اور حسین پیرائے میں پیش کرنا کمال کا منظر ہوتا۔

میں ہر روز قلب میں یہ تمنا اور آرزو لیے پھرتا کہ کاش! استاذ محترم سے گفت وشنید اور خدمت کا موقع مل جائے۔ خدمت کا موقع تو نہیں ملا مگر گفت وشنید ضرور ہوئی۔ ایک یادگار محفل یاد آگئی۔ وفاق کے سالانہ امتحان کے بطاقے تقسیم ہورہے تھے۔ بارہ بجے کے وقت جدید دورۂ حدیث میں طلباء بطاقہ لے کر سیدھے دارالاقامہ میں جاتے۔ اتنے میں مولانا حفیظ صاحب نے اشارہ سے بتایا کہ شیخ بدخشانی صاحب آئے ہیں، جلدی کرو۔ میں کسی کام میں مصروف تھا، بات سنتے ہی کام چھوڑ کر مولانا حفیظ کے ہمراہ نیچے مسجد پہنچا۔ بھائی حفیظ! شیخ صاحب کہاں ہیں؟ جواب ملا: مسجد کے محراب سے باہر والے باغیچے میں۔ جب ہم گئے، تو خادم استاذ محترم کو باغیچے میں لے کر آچکے تھے۔ دو تین طلباء

بھی ہم راہ تھے۔ ہم دونوں کو پہنچتے ہی قدم بوسی نصیب ہوئی۔ کسی نے شربت پیش کیا، تو غور سے دیکھنے کے بعد اپنے مخصوص انداز میں کہنے لگے: یہ مجلس کے آداب کے خلاف ہے، یا تو سب کے لیے (پیش کیا جائے) یا کسی کے لئے نہیں۔ اس طرح استاذ محترم کی تنبیہ پر سب طلبہ کے لئے چائے منگوائی گئی۔ جتنے طلبہ موجود تھے، سبھی اس چائے سے لطف اندوز ہوئے۔ اس کے بعد استاذ محترم نے وہیل چیئر پر بیٹھے بیٹھے اردو زبان میں گفت وشنید شروع کی۔ چونکہ استاذ جی کی مادری زبان فارسی تھی اور گھر میں بھی اسی کا چلن تھا، اسی طرح آپ نے اکثر درسیات فارسی میں ہی پڑھی تھیں، اس لئے آپ کی اردو پر بھی فارسی کا رنگ غالب تھا۔ بات کرتے کرتے ایک دم میرے اوپر نظریں جمائیں اور پشتو میں کہا: دا سوک دے؟ میں نے ڈرتے ڈرتے پشتو میں ہی عرض کیا: دہ شانگلی مارتونگ یم۔ یہ سنتے ہی کھل اٹھے، اور مارتونگ بابا جی کی سوانح شروع کردی۔ پھر کہا میں نے مارتونگ بابا جی سے منطق اور فلسفہ سمیت ساری معقولی کتابیں پڑھی ہیں، بڑے عالم تھے۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے کوئی علمی میراث یعنی کتاب لکھ کر نہیں چھوڑی کہ لوگ اس سے استفادہ کرسکیں۔ اسی دوران مولانا حفیظ نے ایک پرچی تھمائی اور اس پر کچھ لکھنے کی فرمائش کی، تاکہ یادگار رہے۔ استاذ محترم نے کچھ دعائیہ کلمات نقش کردیئے۔

استاذ محترم کے سبق کے دوران تو علمی اور تربیت کی باتیں ہوتی ہی تھیں، لیکن سبق کے باہر استاذ جی سے ملاقات بھی تربیت سے خالی نہ ہوتی تھی۔ ایسی ملاقاتوں میں نجی حالات بھی زیر بحث آتے۔ آپ اچھے اچھے مشورے دیتے، اور ہنسی اور دل لگی کی باتیں بھی ہوتیں۔ اس قسم کی مجالس میں آپ استاذ سے زیادہ دوست معلوم ہوتے تھے۔

آپ کی وفات پر امت مسلمہ مغموم اور لاکھوں علماء وطلباء محزون ہیں، اور جامعہ کے درو دیوار سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ آپ کی وفات بروز منگل بتاریخ ۷/صفر المظفر ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۳/اگست ۲۰۲۴ء کو ہوئی۔

آپ کی نماز جنازہ جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کی اقتدا میں ادا کی گئی، جس میں کثیر تعداد میں علماء، طلباء، مذہبی، سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ جب کہ آپ کی تدفین جامعہ دارالعلوم کراچی میں ہوئی۔ استاذ جی بزبان حال یہ کہتے ہوئے ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے:

خاکِ مشرق پر چمک جائے مثالِ آفتاب
تا بدخشاں پھر وہی لعلِ گراں پیدا کرے

مولانا محمد شفیق سلیم ملکانویؒ کی رحلت............. (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

ہماری جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں تعلیم کے زمانہ میں ابتدائی اور درمیانی کتابوں کے استاذ مولانا اللہ بخش مدظلہ اپنے ساتھ اپنے عزیز بچے تعلیم کے لئے لائے، ان میں ایک بچہ جس کا نام محمد شفیق تھا، اس نے حفظ میں داخلہ لیا۔ حفظ کے اساتذۂ کرام قاری نور محمد مرحوم اور قاری محمود الحسن تھے۔ ان اساتذۂ کرام سے حفظ کیا۔ بعدازاں درجہ کتب میں داخلہ لیا، اپنے چچا مولانا اللہ بخش، مولانا محمد احمد بہاولپوری، مولانا شیخ حبیب احمد مدظلہ، مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم اور حکیم العصر حضرت الاستاذ مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ سے احادیث نبویہ اور اس سے پہلے تمام کتب کی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۸۸ء میں فاتحہ فراغ پڑھا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد مختلف اداروں بالخصوص جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا میں دس سال سے زیادہ تدریس کی، بعدازاں سرگودھا میں کئی ایک اداروں میں علوم نبوت کی تدریس میں گزارے۔ انتہائی ملنسار، بااخلاق اور محنتی استاذ تھے۔ طلبا کے ساتھ انتہائی شفقت ومحبت سے پیش آتے، طلبا بھی ان پر جان چھڑکتے تھے۔ سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چھوٹے بڑے پروگراموں میں شرکت کرتے۔ سرگودھا سے رحیم یار خان میں جامعہ معارف اسلامیہ جس کے بانی معروف عالم دین مولانا بشیر حامد حصارویؒ تھے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے امیر بھی رہے، انہوں نے یہ ادارہ ایک باصلاحیت نوجوان عالم دین مولانا شبیر احمد کے سپرد کردیا۔ مولانا شبیر احمد بھی جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل ہیں، مؤخرالذکر نے مولانا محمد شفیق سلیمؒ سے دو سال قبل دورۂ حدیث شریف کیا، تو مولانا محمد شفیق سلیم سرگودھا سے رحیم یار خان آگئے اور کئی سالوں سے رحیم یار خان میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ تندرست و توانا، تقریباً پچاس سال کے پیٹے میں ہوں گے۔ ۱۴/اگست ۲۰۲۴ء کو اسباق پڑھائے۔ کھانا کھایا، قیلولہ کیا، ظہر کی نماز کے لئے جاگے، نماز کی تیاری شروع کی کہ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آج کل تیز رفتار ذریعہ ابلاغ سوشل میڈیا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ ان کی وفات کی خبر آناً فاناً پورے ملک میں پھیل گئی، جامعہ معارف اسلامیہ میں انہیں جامعہ کے اساتذہ اور طلبا نے غسل دیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی، پھر موصوف کی میت ان کے آبائی گاؤں ”ملکانہ“ جس کی وجہ سے ملکانوی لکھتے تھے، لائی گئی۔ اگلے روز ۱۵/اگست کو صبح آٹھ بجے ان کی نماز جنازہ ان کے اور میرے بھی استاذ محترم حضرت مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کی اقتدا میں ادا کی گئی جس میں سیکڑوں مسلمانوں نے میں شرکت کی اور چاہ غلام علی ملکانہ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ انہوں نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء..... حقائق وواقعات

مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ

قسط:۴

اس وقت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ملک میں منکرین ختم نبوت کے خلاف پُرامن تحریک چلانے کے لیے جو مرکزی مجلس عمل بنائی گئی ہے، اس کی ہیئت ترکیبی یہ ہے:

صدر: حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ (مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ)۔

ناظم اعلیٰ: علامہ سید محمود احمد رضویؒ (مہتمم مدرسہ حزب الاحناف، لاہور)۔

نائب صدر: (۱) مولانا عبدالستار خان نیازیؒ (لاہور)، (۲) سید مظفر علی شمسیؒ (لاہور)، (۳) مولانا عبدالحقؒ (ایم۔این۔اے، اکوڑہ خٹک)، (۴) مولانا عبدالواحدؒ (کوئٹہ)، (۵) نوابزادہ نصر اللہ خانؒ (لاہور)۔

نائب ناظم: مولانا محمد شریف جالندھریؒ (ملتان)۔

خازن: میاں فضل حقؒ (لاہور)۔

ممبران

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان: مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ (کراچی)، مولانا خان محمد صاحبؒ (کندیاں ضلع میانوالی)، جناب سردار امیر عالم لغاریؒ (رحیم یار خان)، مولانا تاج محمود صاحبؒ (لائل پور)، مولانا محمد شریف جالندھریؒ (ملتان)۔

جمعیۃ العلماء پاکستان: مولانا شاہ احمد نورانیؒ (ایم این اے، کراچی)، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ (میانوالی)، مولانا صاحبزادہ فضل رسولؒ (لائل پور)۔

جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان: مولانا مفتی محمودؒ (ایم این اے ڈیرہ اسماعیل خان)، مولانا عبدالحقؒ (ایم این اے اکوڑہ خٹک)، مولانا عبیداللہ انورؒ (لاہور)۔

جمعیۃ اہلِ حدیث: میاں فضل حقؒ (لاہور)، حافظ عبدالقادر روپڑیؒ (لاہور)، مولانا محمد اسحاق چیمہؒ (لائل پور)، شیخ محمد اشرفؒ (لاہور)، مولانا محمد صدیقؒ (لائل پور)، مولانا محمد شریف اشرفؒ (لاہور)۔

تبلیغی جماعت: مولانا مفتی زین العابدینؒ (لائل پور)۔

شیعہ حضرات: سید مظفر علی شمسیؒ (لاہور)، مولانا محمد اسماعیلؒ (لائل پور)

مسلم لیگ: میجر اعجاز احمدؒ (لاہور)، چوہدری صفدر علی رضویؒ (لائل پور)۔

پاکستان جمہوری پارٹی: نوابزادہ نصر اللہ خانؒ (مظفرگڑھ)، رانا ظفر اللہ خانؒ (لاہور)۔

مجلس احرار: مولانا عبیداللہ احرارؒ (لائل پور)، چوہدری ثناء اللہ بھٹہؒ (لاہور)، حافظ عطاء المنعم (ملتان)، ملک عبدالغفور انوریؒ (ملتان)۔

اشاعت التوحید: مولانا غلام اللہ خانؒ (راولپنڈی)، مولانا سید عنایت اللہ بخاری (گجرات)۔

جماعت اہل سنت: مولانا غلام علی اوکاڑویؒ (کراچی)، مولانا محمد سید محمود شاہ گجراتیؒ۔

اتحاد العلماء: مولانا مفتی سیاح الدینؒ (لائل پور)، مولانا محمد چراغؒ (گوجرانوالہ)۔

تنظیم اہل سنت: مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ (ملتان)، مولانا عبدالستار تونسویؒ (ڈیرہ غازی خان)۔

حزب الاحناف: سید محمد رضویؒ (لاہور)، مولانا خلیل احمد قادریؒ (لاہور)۔

قادیانی محاسبہ کمیٹی: جناب آغا شورش کاشمیریؒ (لاہور)، جناب احسان الٰہی ظہیرؒ (سیالکوٹ)۔

نیشنل عوامی پارٹی: ارباب سکندر خانؒ (پشاور)، جناب امیر زادہؒ (پشاور)۔

جماعت اسلامی: پروفیسر غفور احمدؒ (کراچی)، چوہدری غفور احمدؒ (کراچی)، چوہدری غلام جیلانیؒ (لاہور)، قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے لیڈر مولانا ظفر احمد انصاری۔

اس اجلاس میں بھٹو صاحب کی تقریر کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔

مجلس عمل کے اس اجلاس کی قراردادیں مرتب

کرنے کا کام پروفیسر غفور احمد اور مولانا محمد شریف جالندھری کے سپرد ہوا۔ اسی رات فیصل آباد میں عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا، جس سے مجلس عمل کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔ مجلس عمل کی تشکیل کے بعد اجلاس میں حضرت بنوری رحمہ اللہ نے اعلان فرمایا کہ آل پارٹیز مجلس عمل کے تمام تر اخراجات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فنڈ سے ادا کیے جائیں گے۔

بھٹو صاحب کی تقریر:

بھٹو صاحب نے ۱۳؍جون کی تقریر میں کہا تھا کہ ۳۰؍جون کے بعد بجٹ اجلاس کے فوراً بعد مرزائیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کردیا جائے گا۔ دراصل بھٹو صاحب کی خواہش تھی کہ اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کرکے اسے سپریم کونسل یا مشاورتی کونسل کے سپرد کردیا جائے اور اس طرح اسے سردخانے کی نظر کرکے اس مسئلہ کو دبادیا جائے، مگر اسے مسترد کرتے ہوئے حضرت بنوری نے تحریر فرمایا: ”وزیراعظم نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کے مطالبہ سے کچھ زیادہ ہمدردی کا ثبوت نہیں دیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ نیشنل اسمبلی میں صرف ایک قرارداد پیش کرنے کے خواہشمند ہیں اور پھر اس قرارداد کو سپریم کورٹ یا مشاورتی کونسل کے حوالے کرکے سردخانے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ قرارداد خواہ صوبائی اسمبلی کی ہو یا قومی اسمبلی کی۔ آئینی طور پر اس کی کوئی حیثیت نہیں، اس کی حیثیت صرف ایک مشورے اور سفارش کی ہے، جبکہ مسلمانوں کے ملی مطالبہ کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ جلد سے جلد آئین اور دستور میں واضح طور پر ختم نبوت پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا جائے۔ اور جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا، اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے۔ اور نیشنل اسمبلی میں ترمیمی بل اس مقصد کے لیے پاس کرایا جائے۔ وزیر اعظم صاحب چونکہ اکثریت کے لیڈر بھی ہیں، اس لیے ان پر سب سے پہلے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ارکان کو اس مسئلہ میں آزاد نہ چھوڑیں، بلکہ انہیں ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مامور و مجبور کریں۔ نیز مسئلہ کی اہمیت اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کا تقاضا یہ ہے کہ بجٹ سیشن کو ملتوی کرکے سب سے پہلے اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔“

(بصائر و عبر، جلد دوم، ص۱۸۵)

۲۰؍جون ۱۹۷۴ء:

۲۰؍جون ۱۹۷۴ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پہ قرارداد پاس کی: چونکہ پاکستان کے عوام کا متفقہ مطالبہ ہے کہ مرزائی جو احمدیوں اور قادیانیوں پر مشتمل ہیں، عقیدۂ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں، اس لیے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ ایسا مطالبہ ہے کہ جس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا، اس لیے یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس عوامی مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے آئین میں ترمیم کرائے تاکہ مذکورہ فرقہ کو اقلیتی غیر مسلم فرقہ قرار دیا جائے اور ایسے تحفظات کئے جائیں کہ وہ پاکستان کے سیاسی اور انتظامی اُمور پر اثر انداز نہ ہوسکیں۔ اس قرارداد کی منظوری کے فوراً بعد ختم نبوت زندہ باد اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے۔

۲۱؍جون ۱۹۷۴ء:

۲۱؍جون ۱۹۷۴ء کو حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے فرمایا: ”قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں وزیر اعظم کی یقین دہانی کے مطابق ۳۰؍جون تک انتظار کیا جائے گا اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی، لیکن اگر ٹال مٹول کی گئی تو آئندہ لائحہ عمل طے کرنے کے لیے مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ وہ آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کی سالمیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں، اس لیے انہیں فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر تمام کلیدی عہدوں سے ہٹادیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے، جہاں انہوں نے ایک الگ ریاست بنالی ہے اور الفرقان کے نام سے ایک فوجی تنظیم بھی قائم کررکھی ہے۔ مولانا بنوری نے کہا کہ ہمارا مقصد حکومت سے ٹکر لینا نہیں ہے اور گزشتہ ملک گیر ہڑتال کا مقصد اس امر کا اظہار کرنا تھا کہ اس مسئلہ پر ساری قوم متفق ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے اور یہ معاملہ اسلامی مشاورتی کونسل یا سپریم کورٹ کے سپرد کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ قرارداد کی حیثیت محض سفارش کی ہے۔ مشاورتی کونسل بالکل بیکار ہے اور سپریم کورٹ میں جانے کی ضرورت اس لیے نہیں کہ اس معاملہ پر سب متفق ہیں۔“ (تحریک ختم نبوت، جلد۳، ص۲۵۶)

۲۶؍جون ۱۹۷۴ء:

”۲۶؍جون کے اخبارات میں خبر شائع ہوئی کہ ”باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے تمام عرب ممالک اور افریقہ کے اسلامی ممالک سے قادیانیوں کو اقلیت قرار

دینے کے بارے میں رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب، اردن اور لیبیا کی حکومتوں نے پاکستان کو اپنے اس موقف سے آگاہ کر دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسلامی ممالک کی حکومتوں کو اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی پر شدید تشویش ہے اور وہ اسے عالم اسلام کے لیے ایک شدید خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان قادیانیوں کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے اسلامی ممالک کی رائے کا خیال رکھے گی، تاکہ پورا عالم اسلام اس اہم مسئلہ پر متفقہ موقف اختیار کرے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اسلامی ممالک میں پاکستانی سفیروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام حکومتوں سے رابطہ قائم رکھیں۔"

(تحریک ختم نبوت، جلد۳، ص۲۷۷، ۲۷۸)

۲۷؍جون ۱۹۷۴ء:

معلوم ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق حکومت قومی اسمبلی میں قرارداد کی بجائے تحریک پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کے ذریعہ اسمبلی سے رائے لی جائے گی کہ اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ یہ تحریک ۲۹؍جون یا ۳۰؍جون کو پیش کی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس روز حکمران پارٹی کی طرف سے ایک اور تحریک بھی پیش کی جائے گی کہ قادیانی فرقہ سے متعلق تحریک پر وزیر اعظم بھٹو کی روس سے واپسی پر غور کیا جائے۔ وزیر اعظم ۱۵؍جولائی تک روس سے واپس آجائیں گے۔ اس وقت تک کے لیے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا۔ صورتحال میں اس تبدیلی کے پیش نظر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی مرکزی کمیٹی کا جو ہنگامی اجلاس ۳۰؍جون کو ہونے والا تھا، اب ۲۸؍جون کی صبح کو اسلام آباد میں طلب کر لیا گیا ہے۔ مولانا مفتی محمود نے آج رات نوائے وقت کو بتایا کہ انہوں نے مجلس عمل کی مرکزی کمیٹی کے تمام ارکان کو فوراً اسلام آباد پہنچنے کو کہا ہے، مجلس عمل اپنے اجلاس میں تحریک کا مضمون پیش کرے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اپوزیشن کی طرف سے حکمران پارٹی سے کہہ دیا گیا ہے کہ اس تحریک کا مضمون اسمبلی میں پیش کرنے سے پہلے انہیں دکھایا جائے۔ مفتی صاحب نے اس بات کی پھر وضاحت کی کہ پاکستان کے مسلمان اس مسئلہ کے حل میں اب مزید تاخیر برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لیے مجلس عمل کے اجلاس میں تحریک پر بحث کو دو ہفتے کے لیے ملتوی کرنے پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ اپوزیشن کی طرف سے کوشش کی جائے گی کہ تحریک ۲۹؍جون کو ہی پیش کر دی جائے۔"

(تحریک ختم نبوت، جلد۳، ص۲۹۷)

۲۸؍جون ۱۹۷۴ء:

۲۸؍جون کو مرکزی مجلس عمل کا اجلاس پنڈی میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی صدارت میں منعقد ہوا، اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم بھٹو کے وعدہ کے مطابق ۳۰؍جون کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے بل پیش کیا جائے اور بل کی منظوری تک اسمبلی کا اجلاس ملتوی نہ کیا جائے۔ مجلس عمل نے جس کا اجلاس چار گھنٹے سے زائد عرصہ تک ہوا، ایک قرارداد منظور کی، جس میں کہا گیا کہ یہ اجلاس اس عمل پر اضطراب کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت ملک گیر مطالبہ کے باوجود قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے، انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹانے، ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے معاملہ میں عملاً تاخیر سے کام لے رہی ہے اور چاہتی ہے کہ مسلمانوں کے اس مطالبہ کو سرد خانہ میں ڈال دیا جائے۔ سندھ کی صوبائی حکومت نے اپنا اجلاس یکا یک ختم کر کے ممبران اسمبلی کو اپنی تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی، پنجاب کی حکومت نے اس قرارداد کو پیش نہیں ہونے دیا، حالاں کہ ان دونوں صوبوں میں پیپلز پارٹی کی حکومتیں ہیں۔ جب کہ صوبہ سرحد کی اسمبلی پہلے ہی اتفاق رائے سے قرارداد منظور کر چکی ہے، جسے مجلس عمل نظر تحسین سے دیکھتی ہے۔ دوسری طرف قادیانی حضرات پولیس، ملک میں سول اور ملٹری حکام، ارکان اسمبلی، تاجروں، صنعت کاروں کو اپنا اشتعال انگیز لٹریچر بھیج کر اس پُر امن جدوجہد کو تشدد کی راہ پر ڈالنے کی سازش کرنے میں مصروف ہے۔" (تحریک ختم نبوت، جلد۳، ص۳۰۱)

جون کے آخر میں بنگلہ دیش کے دورے پر جاتے ہوئے وزیر اعظم بھٹو صاحب نے اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لیے قومی اسمبلی کو ایک تحقیقاتی کمیٹی کی شکل دے دی جائے گی۔

۳۰؍جون ۱۹۷۴ء:

۳۰؍جون کو حزب اختلاف کی طرف سے قومی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش ہوئی، یہ قرارداد

مولانا شاہ احمد نورانی نے پیش کی، اس قرارداد کا متن درج ذیل ہے:

”جناب اسپیکر! قومی اسمبلی پاکستان

محترمی! ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلّمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا،

نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اُس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھیں۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، چاہے وہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ اُن کے پیروکار، چاہے انھیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو مکہ مکرمہ کے مقدس شہر رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۶/ اور ۱۰/ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ۱۴۰ مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ: ”قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔“

اب اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انھیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں۔ اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے، تاکہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق ومفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

۱۔مولانا مفتی محمود ۲۔مولانا عبد المصطفیٰ الازہری، ۳۔مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، ۴۔پروفیسر غفور احمد، ۵۔مولانا سید محمد علی رضوی، ۶۔مولانا عبد الحق (اکوڑہ خٹک)، ۷۔چودھری ظہور الٰہی، ۸۔سردار شیر باز خاں مزاری، ۹۔مولانا محمد ظفر احمد انصاری، ۱۰۔جناب عبد الحمید جتوئی، ۱۱۔صاحبزادہ احمد رضا خاں قصوری، ۱۲۔جناب محمود اعظم فاروقی، ۱۳۔مولانا صدر الشہید، ۱۴۔مولانا نعمت اللہ، ۱۵۔جناب عمرہ خاں، ۱۶۔مخدوم نور محمد، ۱۷۔جناب غلام فاروق، ۱۸۔سردار مولا بخش سومرو، ۱۹۔سردار شوکت حیات خاں، ۲۰۔حاجی علی احمد تالپور، ۲۱۔جناب راؤ خورشید علی خاں، ۲۲۔جناب رئیس عطا محمد خاں مری۔

نوٹ: بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے۔

۲۳۔نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی، ۲۴۔جناب غلام حسن خاں دھاندلا، ۲۵۔جناب کرم بخش اعوان، ۲۶۔صاحبزادہ محمد نذیر سلطان، ۲۷۔مہر غلام حیدر بھروانہ، ۲۸۔میاں محمد ابراہیم برق، ۲۹۔صاحبزادہ صفی اللہ، ۳۰۔صاحبزادہ نعمت اللہ خاں شنواری، ۳۱۔ملک جہانگیر خاں، ۳۲۔جناب عبد السبحان خاں، ۳۳۔جناب اکبر خاں مہمند، ۳۴۔میجر جنرل جمال دار، ۳۵۔حاجی صالح خاں، ۳۶۔جناب عبد المالک خاں، ۳۷۔خواجہ جمال محمد کوریجہ۔

(جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، دیپال پور

۱۱/اگست بروز اتوار ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب مدنی مسجد حجرہ شاہ مقیم تحصیل دیپال پور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کی سعادت حضرت مولانا قاری عبد القیوم نے حاصل کی۔ نقابت کے فرائض مولانا ساجد الرحمٰن نے سرانجام دیئے۔ مولانا مستقیم اور علماء حجرہ شاہ مقیم نے سرپرستی فرمائی۔ ضلعی مبلغ مولانا عبد الرزاق مجاہد نے گولڈن جوبلی کے حوالے سے شرکاء کو شرکت کی دعوت دی۔ آخری تفصیلی بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ شرکاء میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

گزشتہ سے پیوستہ

گولڈن جوبلی کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال: حافظ مومن خان عثمانی

7ستمبر کو مینارِ پاکستان لاہور کے وسیع عریض میدان میں پچاس سالہ گولڈن جوبلی کانفرنس بڑے جوش و جذبے کے ساتھ منعقد ہوئی۔ یہ تاریخی کانفرنس تھی جس نے واقعی تاریخ رقم کر ڈالی۔ تحصیل اوگی میں جمعیت علمائے اسلام کے حالیہ جماعتی انتخابات میں قاری صدیق احمد اور حاجی عبدالرزاق گل اور ان کی ٹیم کی صورت میں ایک متحرک اور فعال جماعت وجود میں آئی، جس نے ختم نبوت گولڈن جوبلی کانفرنس میں بھرپور شرکت کرنے کا فیصلہ کیا۔ مہنگائی اور بے روزگاری کے شدید مسائل کے باوجود دو تین دنوں کی تیاری کے نتیجہ میں اچھا خاصا قافلہ تیار ہوا۔ جمعہ کے دن عشاء کے وقت جب ہم اوگی سے نکلے تو آسمان پر بادل استقبال کے لئے موجود تھے، جو اپنی گرج چمک سے مسلسل سفر کو خوشگوار بناتے رہے، راولپنڈی سے موسلا دھار بارش اور تیز ہواؤں نے سلامی دینا شروع کی اور پھر زوردار بارش کا یہ سلسلہ ہمارے ساتھ آخر تک شریک سفر رہا۔ بادامی باغ اور اس کے ارد گرد تلاش بسیار کے باوجود ہمیں کسی ہوٹل میں آرام کے لئے جگہ نہ ملی، آسٹریلیا مسجد میں تھوڑی دیر سستانے کے بعد مینارِ پاکستان پہنچے۔

مینارِ پاکستان پر قافلوں کی آمد جاری تھی، دروازہ نمبر 5 کے قریب عوام کا ایک جم غفیر گیٹ کے چاروں طرف سے اُمڈ آیا تھا اور اندر جانے کی کوشش میں تھا، مینارِ پاکستان میں داخل ہونے کا یہی ایک راستہ تھا۔ مغرب کا وقت قریب تھا، نماز کی ادائیگی کے بعد بادشاہی مسجد کے خطیب

گولڈن جوبلی بارے

مشاہدات وتاثرات

مولانا عبدالخبیر آزاد نے اعلان کیا کہ تمام لوگ جلسہ گاہ میں پہنچ کر اکابرین کی تقاریر سے مستفید ہوں۔ مقررین کی پُرجوش تقریروں کے ساتھ قافلوں کی آمد کا سلسلہ بڑی تیزی کے ساتھ جاری تھا، مغرب کی نماز کے ساتھ ہی مینارِ پاکستان کا وسیع وعریض میدان مکمل بھر چکا تھا، بہت سے لوگوں کے لئے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی، اطراف میں ہزاروں لوگ کھڑے ہو کر تقریریں سنتے رہے۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ پورے جلسہ گاہ میں سوائے اسٹیج کے کوئی ایک کرسی بھی نہیں تھی، تمام شرکاء زمین پر بیٹھے ہوئے ختم نبوت اور تاجدارِ ختم نبوت سے اپنی وفاداری اور عقیدت ومحبت کا ثبوت پیش کر رہے تھے۔ مینارِ پاکستان میں تو پہلے ہی سے تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی مگر قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا، مینارِ پاکستان سے باہر آٹھ دس کلو میٹر تک چاروں طرف لاہور کے گلی کوچے تنگیٔ داماں کی شکایت کرتے رہے، بہت سارے لوگ دور دور گاڑیوں میں پھنس کر پیدل مینارِ پاکستان کی طرف بڑھنے لگے، مگر کیسے بڑھتے؟ آگے انسانوں کا سمندر پہلے سے موجود تھا، جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کی جلسہ گاہ تک رسائی ممکن ہی نہ ہوئی۔

راقم الحروف 1986ء سے مینارِ پاکستان پر ہونے والے جلسوں میں شریک ہوتا رہا ہے، جن میں جمعیت علماء اسلام کے علاوہ متحدہ مجلس عمل اور پی ڈی ایم کے جلسے بھی شامل ہیں مگر جو منظر اس دفعہ دیکھنے کو ملا پہلے کبھی وہم وخیال میں بھی نہیں آیا تھا، مینارِ پاکستان نے بھی یہ منظر پہلی دفعہ دیکھا کہ اس کی تمام تر وسعتیں اور کشادگیاں ایسی تنگ پڑ گئیں کہ قدم بڑھانے کے لئے بھی کوئی گنجائش نہیں دکھائی دی۔ یہ ایک تاریخی جلسہ تھا جس میں میری طرح لوگوں نے اس لئے شرکت ضروری سمجھی کہ 1974ء کا تاریخی منظر ہم نے نہیں دیکھا تھا، یہ ختم نبوت کے حوالے سے ہماری زندگی کا پہلا تاریخی منظر تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وفاداری، عشق ومحبت اور ختم نبوت کی تحریک کی کامیابی کے پچاس سالہ یوم الفتح اور یوم تشکر کے موقع پر اپنے ایمانی جذبات کا اظہار کرنا تھا۔ بانیٔ تحریک ختم نبوت امام المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری، خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری، فاتح قادیان مولانا محمد حیات، مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری، مولانا شاہ احمد نورانی،

پروفیسر غفور احمد، شورش کاشمیری، مولانا خواجہ خان محمد، سیّد مظفر علی شمسی، ذوالفقار علی بھٹو اور ان جیسے بے شمار مجاہدین ختم نبوت کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا جاسکے اور ان کے متبرک قافلے میں اپنے آپ کو شمار کیا جاسکے۔ ایسے تاریخی مواقع کبھی کبھی آتے ہیں جن سے محرومی سالہا سال انسان کے ضمیر کو شرمندہ کرتی ہے اور اس غفلت و کوتاہی پر اس کو ہمیشہ جھنجھوڑتی رہتی ہے۔ اس قسم کے تاریخی مواقع میں شرکت آدمی کو تاریخ کے ساتھ وابستہ رکھتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دینی شعائر اور خصوصاً تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی مشترکہ کاوشوں کی ایک طویل اور شاندار تاریخ ہے، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری سے لے کر حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن تک تمام قیادت یک جان رہی ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی یہ تعلق اسی طرح برقرار رہے گا۔

گولڈن جوبلی کانفرنس میں جن علماء کرام اور عمائدین نے خطاب کیا ان میں کچھ مشہور اور مؤثر ناموں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مفتی فضل غفور، مولانا فضل علی حقانی، صاحبزادہ مولانا احمد یوسف بنوری، سابق صوبائی وزیر حافظ حسین احمد شرودی، ڈاکٹر نصیرالدین سواتی، مولانا توصیف احمد، حاجی جلیل جان، مولانا صفی اللہ، مولانا امتیاز احمد عباسی، قاری محمد عثمان، مولانا ناصر محمود سومرو، ایم پی اے مولانا محمد الیاس چنیوٹی، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، مولانا امجد خان، مولانا عبدالغفور حیدری، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، قاری اکرام الحق، مولانا عبدالخبیر آزاد، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن، مفتی اسعد محمود، مولانا سعید یوسف، مولانا قاضی ظہور حسین، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم حضرت مولانا فضل الرحیم، نواسۂ امیر شریعت مولانا سید کفیل شاہ بخاری، سابق ایم این اے مولانا ابوالخیر محمد زبیر، پروفیسر ساجد میر، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر اور علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری شامل تھے۔

ضیاء اللہ شاہ بخاری نے ختم نبوت کے مسئلے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور سیاسی میدان میں شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے جس طرح کھل کر قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا یہ ان کی وسعت ظرفی کا واضح ثبوت ہے۔ جماعت اسلامی کی نمائندگی جناب لیاقت بلوچ نے کی، جبکہ سابق ڈی جی آئی ایس آئی جنرل حمید گل مرحوم کے بیٹے جناب عبداللہ گل نے اپنے خطاب میں کہا: ''مجھے پہلے مولانا فضل الرحمٰن سے محبت تھی اور اب عشق ہو گیا، آئی لو یو مولانا۔'' مولانا شاہد عمران عارفی، قاسم گجر، مولانا فضل امین شاہ، سید سلمان گیلانی اور دیگر نے نعتوں اور نظموں سے اس فقید المثال اجتماع کے شرکاء کے جوش وجذبے کو خوب گرمایا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا راشد محمود سومرو اور حافظ نصیر احمد احرار نے سٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔

اسٹیج پر حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، شیخ المشائخ مفتی محمد حسن، مولانا اللہ وسایا، خواجہ عزیز احمد، خواجہ خلیل احمد، مفتی کفایت اللہ، مولانا محمود میاں، مولانا عبدالواسع، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا عطاء الحق درویش اور مولانا لطف الرحمٰن کے علاوہ بہت سارے علماء ومشائخ جلوہ افروز تھے۔

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے کلیدی خطاب میں قومی اور بین الاقوامی ایشوز پر کھل کر گفتگو کی، آپ نے اپنے خطاب میں قادیانیت کی سازشوں اور ان کے مستقبل کے بارہ میں کہا کہ آج کے اس اجتماع نے قادیانیت کی کمر توڑ کر رکھ دی، اب ان کو نہ امریکہ سیدھا کھڑا کر سکتا ہے، نہ اسرائیل ان کی کمر سیدھی کر سکتا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی مظلومیت کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا صاحب نے کہا: جہاں پوری اسلامی دنیا اور یورپ میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کے ڈنکے بج رہے تھے، آج چھ سات مہینوں میں پچاس ہزار شہداء کی قربانیوں کے نتیجے میں اب کوئی اسلامی ملک اسرائیل کو تسلیم کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ امریکہ کی دہشت گردی پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا صاحب نے کہا کہ امریکہ انسانی حقوق کا قاتل تو ہوسکتا ہے، انسانی حقوق کا علمبردار نہیں ہوسکتا۔ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے پر آپ نے کہا کہ اس کیس کا تفصیلی فیصلہ جلد آنا چاہئے، تفصیلی فیصلہ دیتے ہوئے علماء کرام کی رائے نظر انداز کر کے سابقہ غلطی کو نہ دھرائیں۔

قائد جمعیت کا خطاب انتہائی پُرمغز اور فکر انگیز خطاب تھا جس کی گھن گرج سے مینارِ پاکستان کے علاوہ بادشاہی مسجد کے چاروں مینار جھوم رہے تھے۔ آج سے سو سال پہلے امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ نے جمعیت علماء ہند کے تیسرے سالانہ اجلاس کے دوران بادشاہی مسجد میں جمعہ کا

خطبہ دیا تھا اور اپنی گرجدار آواز میں انگریز اور اس کے نظام سے بغاوت کا جرأت مندانہ اعلان کیا تھا، آج اسی بادشاہی مسجد کے میناروں کے سائے تلے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن اپنی گرجدار آواز میں للکار رہے تھے۔ مولانا صاحب نے ببانگ دہل حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ: ’’سنو! تم میرے مدرسے کی ایک اینٹ گراؤ گے تو میں تمہارے اقتدار کی پوری عمارت کو زمین بوس کر دوں گا۔‘‘ قائد جمعیت نے حکمرانوں کو سودی نظام ختم کرنے مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ہماری اگلی تحریک سودی نظام کے خلاف ہوگی۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کا یہ تاریخی خطاب رات پونے ایک بجے ختم ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خان خاکوانی کی مختصر دعا پر پچاس سالہ گولڈن جوبلی کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

اس تاریخی اجتماع میں چند بزرگوں کی کمی شدت سے محسوس کی گئی، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صدر وفاق المدارس العربیہ، مفکر اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی، علامہ اویس نورانی، شاہین جمعیت محافظ ختم نبوت سابق سینیٹر حافظ حمد اللہ کے خطابات سے اس کانفرنس کو مزید چار چاند لگ جاتے۔ مگر شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کے بارہ میں تو وہیں ان کے نائب خطیب، استاذ حدیث جامعہ نصرۃ العلوم برادرم مولانا فضل ہادی کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت طبیعت کی ناسازی اور ضعف کی وجہ تشریف نہیں لائے اور انہوں نے شرکت سے معذرت کر لی تھی، شیخ الاسلام صاحب کی عدم شرکت کی بھی یہی وجوہات تھیں، حافظ حمد اللہ صاحب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ جلسہ گاہ میں تاخیر سے پہنچے تھے جس کی وجہ سے ان کا خطاب نہ ہو سکا۔ ایک چیز جو کانفرنس کے شرکاء کے لئے اذیت، پریشانی اور مصیبت کا سبب بنی وہ دروازہ نمبر پانچ کی دھکم پیل تھی، لاکھوں لوگوں کے لئے صرف ایک ہی دروازے سے داخل ہونا بہت ہی مضحکہ خیز بات تھی جس کی وجہ سے کئی معمر، ضعیف اور کمزور حضرات بے ہوش ہوئے۔☆☆

گولڈن جوبلی، گولڈن پگڑی

شاعر:..... سید سلمان گیلانیؔ

دے کے یہ دعوت گولڈن پگڑی والے نے
جیت لی جنت گولڈن پگڑی والے نے

ہر سُو ختم نبوت کی دھوم مچا دی
گولڈن صورت گولڈن پگڑی والے نے

بھر کے مینارِ پاکستان کا گراؤنڈ
قائد ملت گولڈن پگڑی والے نے

عالمی مجلس ختم نبوت کو دراصل
بخش دی قوت گولڈن پگڑی والے نے

واہ کس شان سے سپریم کورٹ میں
کی بیان شانِ رسالت گولڈن پگڑی والے نے

کالے کوٹوں والے دیکھ کے حیران
کی یوں وکالت گولڈن پگڑی والے نے

قاضی بھی حیران ہوا جب دکھلا دی
شانِ فقاہت گولڈن پگڑی والے نے

یاد تو ہوگی تمہیں 1974ء کی تحریک
کی تھی قیادت گولڈن پگڑی والے نے

وہابی، دیوبندی، بریلوی کر دیئے ایک
داعی وحدت گولڈن پگڑی والے نے

مرزا ناصر کو تھے پسینے چھوٹ گئے
ڈالی وہ ہیبت گولڈن پگڑی والے نے

جھوم اٹھی جنت میں روح بخاریؒ کی
جب کی آمبلی میں وکالت گولڈن پگڑی والے نے

ورنہ کون تھا گیلانیؔ جو آتا کام
رکھ لی لاج گولڈن پگڑی والے نے

مرسلہ:..... قاری فداء الرحمٰن شاکر، بہاولنگر

خبروں پر ایک نظر

تحفظ ختم نبوت پروگرامز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے 7/ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلے کے 50 سال مکمل ہونے پر مینارِ پاکستان لاہور میں 7/ستمبر 2024ء کو پچاس سالہ گولڈن جوبلی تقریب بنام یوم الفتح منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔اس فیصلے کا اعلان قائدِ جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم نے کیا، کانفرنس کی کامیابی کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی خصوصی ہدایت پر ضلع لکی مروت میں روزانہ کی بنیاد پر دعوتی مہم شروع کی، یکم ستمبر تک ضلعی کابینہ اراکین شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، امیر حضرت مولانا عبدالغفار، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم، ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادھمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان نے ساتھیوں کے ہمراہ 300 چھوٹے بڑے پروگرام مکمل کر لیے۔ یکم ستمبر کو نمازِ عشاء کے بعد ختم نبوت چوک جی ٹی روڈ سرائے نورنگ میں تجدیدِ عہد کانفرنس بسلسلہ 7/ستمبر مینارِ پاکستان لاہور منعقد ہوئی، کانفرنس سے ضلعی اراکین سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد راشد مدنی، صوبائی مبلغ حضرت مولانا عابد کمال، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کرک کے نگران مولانا حافظ جاوید انور اور جمعیت علماء اسلام کے صوبائی معاون ناظم انتخابات حافظ عبد الحلیم جاوید نے مفصل بیانات کیے اور حاضرین سے عہد لیا کہ سات ستمبر کو مینارِ پاکستان لاہور میں بھرپور شرکت کریں گے۔ 2/ستمبر کو صبح سب تحصیل بیٹنی میں ختم نبوت کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، مفتی ضیاء اللہ، تحصیل غزنی کے امیر مولانا علی نواز، سب تحصیل بیٹنی کے ممبر مولانا انور بادشاہ نے خطاب کیے۔2/ستمبر نماز ظہر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل غزنی خیل کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس تاجہ زئی میں نائب امیر مرکزیہ صاحب زادہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی، کانفرنس سے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد راشد مدنی، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، جے یو آئی کے ضلعی امیر شیخ الحدیث مولانا محمد انور، مولانا علی نواز اور مولانا اہل اللہ نے خطاب کیے۔ 7/ستمبر کو مینارِ پاکستان لاہور میں شرکت کے لیے جمعیت علماء اسلام ضلع لکی مروت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے مشترکہ فیصلہ کیا کہ درہ تنگ کے مقام پر جمع ہو کر ایک ساتھ بڑے قافلے کی صورت میں لاہور جائیں گے۔ الحمدللہ! ضلع لکی مروت سے 210 سے زیادہ چھوٹی بڑی گاڑیوں میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کو پیارے نبی کریم ﷺ کی شفاعت عطا فرمائیں، آمین!

اجلاس ختم نبوت، بہاولپور

بہاولپور (محمد شفیع چغتائی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام ممتاز علمائے کرام اور مفتیان عظام کا اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس جامع مسجد حاجی اشرف میں ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ قاری محمد مشتاق نے تلاوت کی۔ صدارت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے کی۔ اجلاس کے میزبان مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق ساقی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت قیامت کی صبح تک ہے، ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جنت میں جائیں گے۔ دین کے مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔ مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام کے راہنما جناب محمد صفدر شہباز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم تحفظ ختم نبوت کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ختم نبوت کی حفاظت ہماری اولین ذمہ داری ہے۔ آج مسلمانوں پر ظلم کیا جا رہا ہے لیکن مسلمان بے حس ہو گئے ہیں۔ ہمارے ارباب اختیار اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنا ہے۔ دجالوں کی سرکوبی کرنی ہے۔ ہر شخص ختم نبوت کا سپاہی ہے۔ ہم متحد ہو کر طاغوتی قوتوں کا

مقابلہ کریں۔ مولانا عبدالرزاق صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بہاولپور افرادی قوت سے تحفظ ختم نبوت کے لئے تعاون کرے گا۔ مفتی محمد ارشاد نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت بنیادی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہا ہے، تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنے عزائم کو بلند رکھیں۔ حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے دعا کرائی اور کہا کہ اب باتوں سے کام نہیں چلے گا، عمل اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اجلاس میں بہاولپور کے علمائے کرام کی کثیر تعداد رہی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن، گوادر

گوادر (مولانا عبدالغنی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر کے زیر اہتمام 7/ستمبر 2024ء بروز ہفتہ سہ پہر چار بجے مکی مسجد گوادر میں عظیم الشان کنونشن کا انعقاد کیا گیا، جس میں دور دراز سے ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ اسی طرح تربت، پسنی، اوڑماڑہ، جیونی، پیشکان سے قافلوں کی صورت میں کنونشن میں لوگ شریک ہوئے۔ کنونشن تین نشستوں پہ مشتمل تھا۔ جس میں مقامی علماء کرام اور مہمان علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ پہلی نشست عصر سے پہلے شروع ہوئی، جس میں مولوی اسامہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی، اس کے بعد مولانا شاہ جہان صاحب نے اپنی سریلی آواز میں نعتیہ کلام پیش کرکے لوگوں کے دلوں کو تسکین پہنچائی، پھر بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مفتی یاسین صاحب نے 7/ستمبر 1974ء کی تحریک کو بیان کیا اور لوگوں سے یہ کہا کہ یہ عظیم دن ہمیں شہداء کے خون کے بدلے ملا ہے۔ حافظ عبدالکریم صاحب نے قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنے کی جانب لوگوں کو متوجہ کیا اور کہا کہ یہ ہم سب کے دشمن ہیں اور ایک مسلمان یہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے ساتھ معاملات اور خرید و فروخت کرے۔ مولانا سلمان صاحب نے اپنے بیان میں کنونشن کے شرکاء کو عقیدۂ ختم نبوت حرف بہ حرف یاد کروایا اور کہا کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس عقیدہ کو سمجھیں اور اپنے مسلمانوں کو آگاہ کرسکیں۔ دوسری نشست کی ابتدا مفتی تیمور صاحب کی تلاوت سے ہوئی۔ مشہور ومعروف ثناء خواں حضرت امید باقری صاحب نے نعتیہ کلام پیش فرما کر حاضرین کے ایمان کو تروتازہ کیا۔ اس کے بعد بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مفتی نذیر احمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تربت نے اپنے بیان میں کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے ہر مقام پر دجل اور دھوکا بازی سے کام لیتے رہے، آج بھی ان کا یہ فتنہ موجود ہے، ہمیں اس کے مقابلے میں کھڑا ہونا ہے۔ مولانا یونس اورماڑہ نے اپنے بیان میں لوگوں کو آگاہ کیا کہ فتنہ قادیانیت، انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔ ایم پی اے گوادر مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے، اس لیے اس کی پہرہ داری ضروری ہے۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر مفتی عبداللطیف صاحب نے اپنے بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف، دستور اور منشور لوگوں کے سامنے بیان کیا اور فرمایا کہ یہ آپ کی جماعت ہے، اس کے ہمیشہ دست وبازو بنے رہئے۔ تیسری اور

جناب لیاقت علی احرار، رحیم یار خان

جناب محمد لقمان خان گوڑگانواں انڈیا سے مہاجر تھے۔ رحیم یار خان میں انہوں نے آٹا چکی کا کام شروع کیا۔ اللہ پاک نے انہیں ۱۹۵۸ء میں ایک بیٹا دیا۔ جس کا نام انہوں نے لیاقت علی رکھا، جو آگے چل کر لیاقت علی احرار مشہور ہوئے۔ دینی تعلیم واجبی سی تھی۔ دنیاوی تعلیم ایف اے تھی، لیکن بچپن سے ہی دینی رجحان پایا۔ راقم جب رحیم یار خان مبلغ تھا تو اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا قاضی عزیز الرحمٰن انگوئیؒ امیر، قاری عبدالخالق احرار ناظم اعلیٰ تھے۔ راقم کا تبادلہ رحیم یار خان سے بہاولپور ہوا۔ مولانا حافظ احمد بخش مبلغ مقرر ہوئے تو ان کے دور میں امارت پر تو حضرت قاضی صاحبؒ برقرار رہے، لیکن ناظم اعلیٰ جناب لیاقت علی احرار مقرر ہوئے، عرصہ بیس پچیس سال ناظم اعلیٰ رہے۔ حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد رحیم یار خان مجلس کے امیر مولانا قاضی شفیق الرحمٰن مدظلہ مقرر ہوئے اور مولانا خلیل اللہ مدظلہ ناظم اعلیٰ۔ بہرحال لیاقت علی احرار، حافظ جیؒ کے دور میں مجلس کے ناظم اعلیٰ کے ساتھ ساتھ خزانچی بھی تھے، حافظ جی کے دست راست تھے۔ حافظ جی فوت ہوئے تو مجلس کے عہدیداران بھی تبدیل ہوگئے۔ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام سے منسلک تھے۔ جمعیت پنجاب کے سابق امیر مولانا رشید احمد لدھیانویؒ سے رشتہ داری بھی تھی۔ ۳۱/جولائی ۲۰۲۴ء کو انتقال فرمایا۔ ان کی نماز جنازہ مولانا محمد جاجروی کی اقتدا میں ادا کی گئی، جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور انہیں امین گڑھ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

اختتامی نشست کی ابتدا مولانا مجیب الرحمٰن صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوئی۔ اس کے بعد مہمان نعت خواں مولانا عبدالکبیر بدری صاحب نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا، جس کی پرسوز آواز سے ہر آنکھ اشکبار ہوئی اور کنونشن نعروں کی آواز سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مفتی اختر علی صاحب نے لوگوں کو قادیانی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کرنے کی دعوت دی اور یہ کہا کہ ہم ان سے کسی بھی طرح خرید وفروخت نہیں کر سکتے۔ علماء کرام جو قادیانیت کی زہرنا کی کو ہر جگہ بیان کر رہے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ اصل اسلام وہی ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں اور جو حقیقی مسلمان ہیں ان کو کافر سمجھتے ہیں۔ آپ نے قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق بیان فرما کر بہت سے لوگوں کے ذہن سے شکوک وشبہات کو دور فرمایا۔ امیر جمعیت علماء اسلام ضلع گوادر مفتی رحمت اللہ صاحب نے اپنے بیان میں لوگوں سے کہا کہ بیدار ہو جاؤ، قادیانی گوادر میں قدم رکھنے کا سوچ رہے ہیں، لیکن ہم انہیں یہ پیغام دیں کہ وہ کبھی بھی اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتے، اور کوئی بھی فتنہ ہو اس کا تعاقب مسلمانوں پر ضروری ہے۔ نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران مولانا احمد شاہ نے کارکنان ختم نبوت کو گوادر کنونشن کے انعقاد پر مبارک باد دی اور لوگوں سے خطاب میں کہا کہ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور گستاخ ہیں، ہم ان کے خلاف میدان میں رہیں گے۔ شیزان کے بائیکاٹ کا لوگوں سے وعدہ لیا کہ آئندہ یہ جوس استعمال نہیں کریں گے۔ راقم الحروف (عبدالغنی) نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں، وہ کسی کا نہیں۔ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی نہیں کرنا اور قادیانیوں سے چند پیسوں کے لیے خرید وفروخت نہ کرنا۔ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نفرت کرنا بھی ایمان کا حصہ ہے۔ محبت دوطرفہ ہوتی ہے، صحابہ کرامؓ کو جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنوں سے نفرت بھی تھی۔ آخر میں سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر مولانا عبدالحمید انقلابی صاحب نے تمام آنے والے مہمانان گرامی خصوصاً دور سے آنے والے علماء کرام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس کنونشن میں شرکت کی اور اپیل کی کہ امید ہے کہ آئندہ بھی آپ حضرات ہماری کانفرنسوں میں شرکت فرمائیں گے۔ کنونشن میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا زاہد علی دشتی اور مولانا شاہ جہان صاحب نے انجام دیئے۔ کنونشن مفتی رحمت اللہ صاحب کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام محبین و مخلصین ومعاونین کو اپنے شایان شان اجر عظیم عطا فرمائے اور ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔

محفلِ حمد ونعت وتحفظ ختم نبوت

کراچی، گاڑی کھاتہ (اسعد اقبال وراڑے والا، کچھی میمن سیرت سرکل) اللہ تعالیٰ کا اپنے کمزور وناتواں بندوں پر احسان ہے کہ ہمیں اپنے پیارے حبیب خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے اور نعت شریف کا گلدستہ پیش کرنے کی سعادت بخشی۔ 14ر ستمبر بروز ہفتہ کچھی میمن سیرت سرکل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جنوبی کے اشتراک سے کچھی میمن جماعت خانہ گاڑی کھاتہ میں محفل حمد ونعت اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کی مجلس کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز 05:09 پر تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد مشہور ومعروف نعت خواں مولانا عبداللہ عبدالقادر، مولانا محمد شاہ رخ، حافظ محمد سجاد ذاکر، حافظ عطاء اللہ، حافظ محمد عادل سمیت دیگر احباب نے حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعتیہ کلام اور درود وسلام کے نذرانے پیش کیے۔ جس کے بعد مہمان خصوصی مولانا زاہد سعید نقشبندی نے مختصر دورانیے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کو اپنے مخصوص دھیمے انداز میں جامع طور پر پیش کیا۔ حضرت نے شرکاء محفل سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا وعدہ بھی لیا اور تحفظ ختم

توجہ فرمائیں

قادیانیت ومرزائیت، فتنہ گوہر شاہی اور دیگر گمراہ کن نظریات کے حامل فتنوں سے آگاہی کے لئے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کیجئے۔ اس کے باقاعدہ خریدار بنئے اور ہفت روزہ ختم نبوت میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو وسیع سے وسیع تر بنائیے۔ (ادارہ)

نبوت کے کام کی اہمیت اور فضیلت پر بھی روشنی ڈالی۔ آخر میں کچھی میمن برادری سے تعلق رکھنے والے عالم دین اور ہدایہ اکیڈمی ڈیفنس کے جنرل سیکریٹری مولانا فاروق فیروز خلصائی صاحب نے مراقبہ بھی کرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی شان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی باتیں پیش کیں اور دعائے خیر کرائی۔ نظامت کے فرائض کچھی میمن سیرت سرکل کے ساتھی حافظ فرخ فریدل والا نے سرانجام دیئے۔ محفل کے نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر ٹاؤن کے نگران مولانا مسعود لغاری صاحب تھے۔ تقریب میں کچھی میمن مرکزی جماعت اور علاقائی جماعتوں کے صدور، سیکرٹریز، اراکین مجلس منتظمہ، CMSF کراچی کے عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ جماعت کے عہدیداران نے کچھی میمن سیرت سرکل کی اس کاوش کو سراہا اور مستقبل میں بھی اپنے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اس کے علاوہ کچھی میمن برادری سے تعلق رکھنے والے علماء کرام مولانا فاروق فیروز خلصائی، مولانا فہیم فیروز خلصائی، مولانا عزیر عقیل مل والا، مولانا یعقوب، مولانا عبداللہ زبیر راوڑا، مفتی امین ٹرنک والا، مولانا حسنین معاویہ لاکھانی سمیت متعدد علماء و حفاظ کرام اور برادری کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ اس خوبصورت اور بابرکت محفل کے انعقاد کے لیے تعاون کیا۔ مجلس کے ضلع جنوبی کے مسئول مولانا محمد کلیم اللہ نعمان صاحب اس وقت عمرے کے سفر پر ہیں۔ محفل کی کامیابی کے لیے ابتدا سے لے کر اختتام تک وہ حرم مکی میں دعاؤں کا اہتمام کرتے رہے اور بھائی مبین راجپوریہ کے ساتھ مستقل رابطے میں رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء محفل اور اس محفل کی فکر کرنے اور دعاؤں کا اہتمام کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین۔

سیرت خاتم النبیین سیشن، لیاری

لیاری (مولانا محمد عادل غنی) عالمی مجلس تحفظ کے زیراہتمام بے نظیر بھٹو شہید یونیورسٹی لیاری میں عظیم الشان سیرت خاتم النبیین سیشن ۱۸؍ستمبر بروز بدھ صبح دس بجے منعقد ہوا، جس میں یونیورسٹی کے تمام ڈیپارٹمنٹ کے ایچ او ڈیز نے شرکت کی، شعبۂ اسلامیات نے خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے انتظامات سنبھالے۔ سیشن میں تمام ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کرام شریک ہوئے۔ یونیورسٹی میں موجود آڈیٹوریم میں گنجائش کم پڑ گئی۔ سیشن کی ابتدا تلاوت کلام اور اس

قاری کفایت اللہ لیہ کی رحلت

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ ملک کے نامور صاحب طرز خطیب تھے، ان کی طرز کو بہت سے نوجوان علماء کرام نے اپنایا اور تاحیات اپنائے رکھا۔ ان خطباء میں سے ایک خطیب قاری کفایت اللہ لیہ بھی تھے۔ موصوف کے والد گرامی مولانا عطاء اللہ بھی اچھے خطباء میں سے تھے اور انہوں نے اپنی زندگی کا معتدبہ حصہ تنظیم اہلسنت والجماعت میں گزرا، اس وقت تنظیم اہلسنت کا طوطی بولتا تھا۔ امام اہلسنت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ، حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ (والد گرامی مولانا محمد عمر قریشی)، مولانا قائم الدین عباسی (والد محترم مولانا محمد یحییٰ عباسی)، حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ، حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، حضرت مولانا عبدالعزیز بھٹی، حضرت مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم، مولانا قاری عبدالکریم شاہ، بعدازاں مولانا قاضی بشیر احمد، ابنائے حضرت تونسویؒ مولانا عبدالجبار تونسوی، مولانا عبدالغفار تونسوی، مولانا عبداللطیف تونسوی، مولانا محمد عمر قریشی مدظلہم۔ انہیں خطباء میں سے ایک خطیب مولانا عطاء اللہ آف لیہ تھے۔ اللہ پاک نے انہیں پانچ بیٹوں سے سرفراز فرمایا۔ ان میں سے قاری کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ آپ نے مظاہر العلوم کوٹ ادو، جامعہ قاسمیہ فیصل آباد، جامعہ خیر المدارس ملتان میں جبال العلم شخصیات سے علم حاصل کیا۔ ایک آدھ سال مظاہر العلوم کوٹ ادو میں بھی اپنی مادر علمی میں خدمات سرانجام دیں۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو سے کیا۔ بعدازاں اپنے والد محترم کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم فاروقیہ وجامع مسجد فاروق اعظم محلہ عیدگاہ کا نظم ونسق سنبھالا اور تاحیات سنبھالے رکھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی برپا کردہ تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں بھرپور حصہ لیا۔ بعدازاں مجلس کے پروگراموں میں شرکت فرماتے رہے۔

۷؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو چوک اعظم سے نکالی جانے والی ریلی میں شریک ہوئے اور خطاب بھی فرمایا۔ اپنی زندگی میں دو نکاح کئے جن سے پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں۔ تنظیم اہلسنت پاکستان کے تاحیات مبلغ رہے۔ ۲۸؍جولائی ۲۰۲۴ء کو انتقال فرمایا۔ حضرت مولانا محمد عمر قریشی مدظلہ کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں سے متجاوز مسلمانوں نے شریک ہو کر انہیں رحمت خداوندی کے سپرد کیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

کے بعد نعت رسول مقبول سے ہوئی، پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے مسؤل (راقم الحروف) نے ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کی تاریخی حیثیت اور عقیدۂ ختم نبوت کی مناسبت سے بیان کیا۔ بعدازاں کوئز کمپٹیشن بھی سیرت پر منعقد ہوا، جس میں مختلف اسٹوڈنٹس نے حصہ لیا، اس کے بعد یونیورسٹی کے رجسٹرار جناب وسیم مرزا صاحب کا اختتامی بیان اور دعا ہوئی۔ تمام انتظامیہ نے سیشن کو بہت پسند کیا اور ارادہ کیا کہ تحفظ ختم نبوت کے مشن کو ہر طالب علم تک پہنچانے میں ہر ممکن تعاون کریں گے۔

تاجدار ختم نبوت کانفرنس، گھوٹکی

گھوٹکی (مولانا محمد یوسف) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرکاری باغ گھوٹکی میں، زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی حضرت مولانا سائیں سید نور محمد شاہ، زیر نگرانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر، زیر انتظام ناظم عالم مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی مولانا محمد یوسف شیخ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز عصر تلاوت کلام پاک سے ہوا، ثنا خوان حضرات نے ہدیہ نعت پیش کیا، ابتدائی بیان حضرت مولانا مفتی نور محمد لکھن اور یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالمجید چنہ کا ہوا، مولانا محمد عظیم بھٹو اور مولانا امیر حمزہ چاچڑ کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز عشاء حضرت مولانا محمد عزیر عالمانی، حضرت مولانا سائیں سید پیر محمد شاہ مسکین پور، مولانا طارق محمود سومرو، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا سائیں عبدالحبیب قریشی پیر شریف ودیگر علمائے کرام نے عقیدہ ختم نبوت حیات عیسیٰ علیہ السلام، عظمت صحابہؓ واہل بیتؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت، فتنہ گوہر شاہی، فتنہ جاوید غامدی اور فتنہ مرزا جہلمی سے مسلمانوں کو خبردار وآگاہ کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مجاہد ختم نبوت مولانا مفتی نور محمد لکھن نے ادا کیے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لیے تمام جماعتی احباب سائیں سید نور محمد شاہ، مولانا محمد یوسف، شیخ حاجی غلام رسول سانگی، مفتی نور محمد لکھن، مولانا محمد عظیم بھٹو، مولانا امیر حمزہ چاچڑ اور دیگر حضرات نے بھرپور محنت کی، اللہ پاک تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، پرانا سکھر

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام تحفظ ختم نبوت کانفرنس شاہی مسجد پرانا سکھر میں زیر صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر قاری جمیل احمد بندھانی، زیر نگرانی مولانا عبداللطیف اشرفی اور مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء قاری عمر شکیل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، ہدیہ نعت محترم محمد راشد منگی نے پیش کیا۔ علماء کرام میں مولانا قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا عبداللطیف اشرفی، قاری لیاقت علی مغل، حضرت مولانا مفتی سعود افضل ہالیجوی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا قاری کامران احمد صاحب حیدرآباد، حضرت پیر ذوالفقار نقشبندی کے خلیفہ مجاز حضرت اقدس حضرت پیر محمد عامر اختر نقشبندی کا بیان ہوا۔ علماء کرام نے اپنے بیانات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے موجودہ دور کے فتنوں سے آگاہ کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری جمیل احمد اور مولانا عبداللطیف اشرفی نے ادا کیے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لیے بھائی محمد امجد، جناب منیر احمد مہر، محمد مبشر حسین، مولانا محمد انس، محمد عزیر گجر اور دیگر حضرات نے بھرپور محنت کی۔ اللہ پاک جزائے خیر عطا فرمائے، آمین یا الٰہ العالمین۔☆☆

بیٹیاں برکت کا باعث ہوتی ہیں

حضرت اوس بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، ان کی بہت سی بیٹیاں تھیں۔

کہنے لگے: میری بہت سی بیٹیاں ہیں، میں دعا کرتا ہوں کہ مر جائیں۔ آپ نے فرمایا: ابن ساعدہ! بچیوں کو بددعا مت دو۔

بیٹیاں تو برکت کا باعث ہوتی ہیں، تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں، مصیبت میں کام آتی ہیں، بیماری میں تیمارداری کرتی ہیں، ان کا بوجھ زمین پر ہے اور ان کا رزق اللہ کے ذمے۔

(وھبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی: 10/43)

انتخاب:.... محمد فیصل عرفان، کراچی

ختم نبوت کانفرنس، پنوعاقل

رپورٹ: مولانا توصیف احمد، پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیراہتمام 72 ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس 19؍ستمبر بروز جمعرات بعدنماز مغرب نزد قادریہ مسجد شاہی بازار پنوعاقل میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس دونشستوں پر مشتمل تھی۔ بعدازنماز مغرب پہلی نشست کا آغاز قاری عبد القدیر شیخ (فرزند غلام شبیر شیخ مرحوم، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل) کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، دو ننھے بھائیوں ابرار الحق اور تنویر الحق نے ہدیہ نعت پیش کرکے اور ختم نبوت ترانہ پڑھ کر مجمع کو گرمایا۔ محترم جناب مولانا احمد الدین ڈیہو صاحب نے کانفرنس کی اہمیت اور غرض وغایت پر مختصر روشنی ڈالی ان کے بعد نوجوان شاعر محترم جناب یاسر نواز شیخ صاحب نے ہدیہ نعت پیش کیا اور بھائی غلام شبیر شیخ مرحوم کو منظوم کلام کے ذریعے زبردست خراج تحسین پیش کیا، عشاء کا وقت قریب ہونے کے باعث مولانا رفیق احمد میرانی رہنما جے یو آئی کا مختصر بیان ہوا، اس وقت تک جلسہ گاہ بھر چکی تھی۔ عشاء کے بعد مولانا توصیف احمد جالندھری نے نقابت کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کرنے کے لیے محترم جناب قاری گل حسن لغاری (امام وخطیب خاتم النبیین مسجد) کو دعوت دی، ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت فقیر رستم الدین جسکانی صاحب کو حاصل ہوئی، انہوں نے بھی منظوم کلام کے ذریعے بھائی غلام شبیر کو خراج تحسین پیش کیا کہ ہر آنکھ اشک بار نظر آئی۔ خانقاہ عالیہ قادریہ ہالیجی شریف کے چشم و چراغ حضرت سائیں محمد طیب صاحب نے عالمی مجلس اور شرکاء کو خراج تحسین پیش کیا، اس دوران فرزند شہید سندھ ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ، حضرت مولانا طارق خالد محمود سومرو اسٹیج پر تشریف لائے تو مجمع نے نعروں کی گونج میں اپنے مہمان مکرم کا استقبال کیا، مولانا طارق محمود صاحب کے بیان کے دوران شاہین ختم نبوت استاذیم مکرم حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھائی غلام شبیر شیخ مرحوم کے پسماندگان سے تعزیت کرنے کے بعد اسٹیج پر تشریف لائے۔ طارق صاحب کے بیان کے بعد ہدیہ نعت پیش کرنے کا شرف نعمت اللہ سولنگی کو حاصل ہوا، نعت کے بعد بھائی غلام شبیر شیخ مرحوم کے بڑے فرزند سربشیر احمد شیخ کی دستار بندی کی گئی اور پھر حضرت شاہین ختم نبوت کا بیان شروع ہوا۔ آپ نے 7؍ستمبر 1974ء تا 7؍ستمبر 2024ء، 50 سالہ کارگزاری پیش کی۔ مجمع ابھی بھی بات سننے کے لیے بے تاب تھا، مگر اسٹیج پر حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب، مفتی محمد طاہر ہالیجوی صاحب اور اسٹیج کے پیچھے حضرت سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب پہنچ چکے تھے۔ حضرت جی نے بات ختم فرمائی، قاضی احسان احمد صاحب مسند پر تشریف فرما ہوئے، اسٹیج کے پیچھے حضرت سائیں عبدالمجیب قریشی، حضرت استاذ جی سے ملے (ساتھیوں نے بتایا کہ حضرت سائیں عبد المجیب قریشی جب تشریف لائے تو حضرت شاہین ختم نبوت کا بیان جاری تھا تو حضرت سائیں قریباً آدھا گھنٹہ گاڑی میں بیٹھے رہے کہ کہیں میرے اسٹیج پر جانے سے حضرت کے بیان میں خلل نہ آجائے، اللہ اکبر! یہ ہے ادب اور یہ ہے کاز کے ساتھ محبت)۔ اس دوران پنوعاقل سے ملحقہ تینوں خانقاہوں کے سجادہ نشین، حضرت سائیں عبد القادر ہالیجوی، حضرت سائیں میاں محمد طاہر شیخ تھرپچانوی، حضرت سائیں میاں صبغت اللہ دھاریجو باریجوی، جمعیت علماء اسلام تعلقہ پنوعاقل کے امیر جگر گوشہ حضرت ہالیجوی حضرت سائیں غلام اللہ ہالیجوی اور محسن مدارس محترم جناب بشیر احمد شیخ اسٹیج پر تشریف لائے، حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مکمل تعارف پیش کیا جماعت کے ساتھ جڑ کر کام کرنے کی برکات بیان فرمائیں اور سالانہ چناب نگر کانفرنس کی تیاری اور اس میں شرکت کی ترغیب دی۔ حضرت سائیں عبدالمجیب قریشی نے سندھی میں مرزائیت کی غلاظت اور مجلس کی عظیم خدمات پر بات کی اور آخر میں حدیث نبوی ”من کثر سواد قوم“ کی روشنی میں چناب نگر کانفرنس میں شرکت پر زور دیا۔ ثناء خوانی کے لیے سندھ کی مشہور جوڑی عبدالواحد جتوئی اور شیر علی اجن مائیک پر تشریف لائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کلام پیش کیا، اس دوران جمعیت علماء اسلام پنوعاقل کی مکمل قیادت حضرت مولانا علی اکبر عباسی، مفتی فیصل محمود، کرم الدین چنہ اور ان کے گرامی قدر رفقاء اسٹیج پر تشریف لائے، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر نے

اپنے دیرینہ ساتھی بھائی غلام شبیر شیخ مرحوم کی خدمات پر روشنی ڈالی، حضرت کے بعد فرزند حضرت سائیں عبدالصمد ہالیجوی، حضرت سائیں مفتی محمد طاہر ہالیجوی صاحب (جو کہ اس کانفرنس کے لیے نواب شاہ کے علاقے سے اپنے پروگرام چھوڑ کر سیدھے کانفرنس میں تشریف لائے، پنو عاقل میں اپنے گھر بھی نہ گئے) کا بیان ختم نبوت کانفرنسوں کی اہمیت پر ہوا، تھکاوٹ کی وجہ سے حضرت نے بیان مختصر کیا۔ حضرت مولانا صبغت اللہ صفدر جوگی صاحب کا بیان شروع ہوا حضرت نے عشق مصطفیٰ کے سامنے عقل کو جواب دینے کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے آخری خطیب حضرت مولانا اسد اللہ کھوڑو صاحب کو دعوت دی گئی تو رات کا ایک بج رہا تھا، جلسہ گاہ میں عوام اپنے بیدار ہونے اور ختم نبوت کے محاذ پر ہمہ وقت تیار رہنے کا عزم لیے بیٹھے تھے، اسد اللہ کھوڑو صاحب نے بھی چناب نگر کانفرنس میں شرکت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہمہ وقت معاون بننے اور خود کو ہر طرح کی خدمت میں پیش کرنے کی ترغیب دی۔ اختتامی دعا ہوئی۔ اس پروگرام کی صدارت قاری عبدالقادر چاچڑ امیر عالمی مجلس جبکہ سرپرستی قاری خلیل الرحمٰن انڈھڑ سرپرست مجلس پنو عاقل فرما رہے تھے۔ کانفرنس چونکہ روڈ پر تھی تو انتظامیہ سے اجازت کی ذمہ داری مولانا توصیف احمد جالندھری، بھائی غلام مرتضیٰ شیخ، سید فائق علی شاہ اور ان کے رفقاء گرامی نے نبھائی۔ مہمانوں کی خاطر مدارت کے ذمہ دار مفتی محمد فہیم، مفتی جاوید احمد شیخ، مولانا عبدالرحمٰن بھٹو، بھائی محمد زمان انڈھڑ اور ان کی ٹیم کی تھی، جبکہ اسٹیج پر استقبالیہ کمیٹی کے ممبر مولانا جاوید احمد ڈیہو، پیر عبدالحنان انڈھڑ، بھائی توفیق احمد واگھو تھے۔ سیکوریٹی کی ذمہ داری بھائی بشیر احمد لنجار، قاری شایان مدنی، رئیس فدا حسین سومرو، بھائی محمد عمران مہر اور ان کے رفقاء گرامی کی تھی، سوشل میڈیا کے لیے عبدالسلام صدیقی، قاری محمد اسلم سائر، بھائی ذبیح اللہ شیخ، علی جتوئی اور پنو عاقل کی میڈیا کے احباب مختص تھے۔ اس کانفرنس کی کامیابی کے لیے نہ صرف مجلس کے ساتھیوں نے کمیٹیاں بنا کر کام کیا، بلکہ جمعیت علماء اسلام سٹی کے امیر مولانا سیف اللہ سائر صاحب نے بھی تمام یونٹوں کو کانفرنس کی تشہیر اور شرکت کا پابند کیا۔ پنو عاقل سٹی کے ائمہ مساجد کو مسجد، مسجد اور دکان، دکان جا کر دعوت دی۔ الحمدللہ! اسی لیے کانفرنس گزشتہ کئی سالوں کی بنسبت کامیاب ترین رہی۔ کانفرنس کی کامیابی میں اگر پیپلز پارٹی کی مقامی قیادت کے کردار کا تذکرہ نہ کیا جائے تو زیادتی ہوگی، چیئرمین پنو عاقل جناب میاں عبدالقوی انڈھڑ، جمال عبد الناصر بھٹو، اور طارق حمید قریشی نے مجلس کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ میونسپل کی پوری ٹیم لے کر راستہ بند کروانے، اسٹیج بنوانے، جلسہ گاہ کی صفائی کروانے، جلسہ گاہ کو تیار کرانے اور پھر پولیس کے ذریعہ سیکورٹی دینا ان کے ذمہ رہا جو انہوں نے خوب نبھایا۔ اللہ رب العزت تمام احباب کی کاوشوں کو قبول فرمائے، آمین یا الٰہ العالمین! ☆

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ملکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ملکوال کے زیرِ اہتمام 12 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس انتہائی تزک واحتشام سے منعقد کی گئی۔ عاشقان ختم نبوت کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا خلیل احمد مدظلہ نے فرمائی۔ تلاوت مشہور ومعروف خوش الحان قاری حماد انور نفیسی نے کی۔ نعتیہ کلام معروف ثناخواں مولانا محمد قاسم گجر اور حافظ وقار عمر ڈنگراج نے پیش کیا۔ نقابت مولانا عمر فاروق علوی اور راقم الحروف نے کی۔ کانفرنس سے خطاب جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا امجد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم شعبہ نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان کے امیر مولانا اکرام الحق، جمعیت اہلسنت والجماعت مسلک علماء دیوبند کے ضلعی امیر مولانا دلدار احمد، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی، سنی علماء کونسل کے ضلعی صدر راؤ اشرف حسینی، مفتی عبدالرشید گمتھلوی، اہلحدیث مسلک کے رہنما مولانا خلیل الرحمٰن اور مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے رہنما مولانا عبدالرحیم فاروقی نے کیا۔ جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی حقیقت سے شرکاء کو آگاہ کیا اور ختم نبوت کے تحفظ جیسے عظیم مشن پر کٹ مرنے کا عہد کیا اور شرکاء سے عہد لیا۔ کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے لاثانی خطاب نے شرکا کے جذبات ایمانی کو خوب گرمایا۔ مولانا ثانی صاحب نے اپنے خوبصورت انداز میں عقیدہ حیاتِ سیدنا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اور آمدِ حضرت امام مہدی کو مفصل ومدلل بیان کر کے مجمع پر سحر طاری کر دیا۔ گولڈن جوبلی کانفرنس مینار پاکستان لاہور کے کامیاب انعقاد پر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد کے ہاتھوں دستار بندی کی گئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ملکوال کی جانب سے شیلڈ پیش کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ملکوال کے امیر قاری عمر فاروق اور ناظم عمومی حافظ محمد طاہر اور مولانا نعیم اختر نعمانی کی بھی مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب کے ہاتھوں دستار بندی ہوئی، حسن کارکردگی پر ان حضرات کو شیلڈ بھی پیش کی گئی۔ شہر کی تاجر برادری بالخصوص مرکزی انجمن تاجران کے صدر چوہدری کاشف، سینئر نائب صدر خرم شہزاد ودیگر نے کانفرنس میں شرکت کر کے خوب حوصلہ افزائی کی۔ اس فقید المثال کانفرنس کا اختتام ضلعی امیر عالمی مجلس قاری عبدالواحد کی دعا پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کی محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، آمین!

سلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادیِ لانبی بعدی
تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد
43 ویں
دو روزہ
سالانہ
ختمِ نبوّۃ کانفرنس
علماء کرام، مشائخ، قائدین
دانشور اور قانون دان
خطاب فرمائیں گے
ان شاء اللہ
بڑے تزک و احتشام کے
بمقام
مسلم کالونی
چناب نگر
24 25 اکتوبر 2024
بروز جمعرات جمعۃ المبارک
زیرِ صدارت
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ولیِ کامل
حافظ مولانا حضرت محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب حفظہ اللہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیرِ نگرانی
حضرت مولانا پیرِ طریقت مخدوم العلماء
ولی ابن ولی
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیرِ سرپرستی
استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری
حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
توحیدِ باری تعالیٰ
عقیدۂ ختمِ نبوت
سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کا تحفظ
جیسے اہم موضوعات پر
حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
عظمتِ صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
ظہورِ امام مہدی علیہ الرضوان
اتحادِ امتِ محمدیہ
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
چناب نگر ضلع چنیوٹ
0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200